جلد ۳۴ | ۱۵ ماہ امان ۱۳۲۵ ھش | ۱۰ ربیع الثانی ۱۳۶۵ ھ | ۱۵ مارچ ۱۹۴۶ء | نمبر ۶۳

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

ابراہیمی برکات حاصل کرنے کا طریق

اپنی اولاد خدا تعالیٰ کے رستہ میں قربان کرنا

"توریت میں لکھا ہے کہ ابراہیم اور اسکی نسل کو جو برکتیں ملیں۔ وہ درحقیقت ابراہیمؑ کی اس نیکی کی پاداش تھیں جو خدا تعالیٰ کے سامنے اس سے ظہور میں آئی۔ کیونکہ اس نے اپنے بیٹے کو قربان کرنے کا ارادہ کر کے اپنے تئیں زمانہ ان کو خدا کے لئے مٹانا چاہا۔ اور اپنے تئیں کثرتِ نسل کی برکت سے محروم کرنا چاہا۔ سو خدا تعالیٰ نے قسم کھا کر اس سے وعدہ کیا۔ کہ میں تجھے برکت پر برکت دونگا۔ سو یہ برکت دینا اس عمل کا پاداش تھا۔ جو اس نے اپنے لئے نیستی اختیار کی۔ جیسا کہ اس کریم و رحیم نے ایک موقعہ عمل پر اس عاجز کو مخاطب کر کے فرمایا۔ کہ میں تجھے بہت برکت دونگا۔ یہاں تک کہ بادشاہ تیرے کپڑوں سے برکت ڈھونڈینگے۔ سو میں اس عمل کو خوب جانتا ہوں کہ خدا نے کیوں مجھے کہا کہ میں تجھے اس قدر برکت دونگا۔ کہ بادشاہ تیرے کپڑوں سے برکت ڈھونڈینگے۔ اصل بات یہ ہے کہ خدا تعالیٰ بہت رحیم و کریم ہے۔ جو شخص اس کے لئے کچھ کھوتا ہے۔ وہ پا لیتا ہے۔ جو شخص اس کے لئے کچھ نقصان اختیار کرتا ہے۔ اسکو برکت دی جاتی ہے۔ حضرت ابراہیمؑ نے اسکے لئے اپنے تئیں دکھ میں ڈالا۔ اپنے بیٹے کو قربان کیا یعنی اپنے بیٹے کو ذبح کرنا چاہا۔ سو خدا نے اسکی اولاد میں افزائش کی۔" (الحکم ۱۷ رمئی ۱۹۰۴ء)

مدینۃ المسیح

قادیان ۱۴ ماہ امان۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے متعلق آج بھی کوئی اطلاع موصول نہیں ہوئی۔

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب کی طبیعت آج خدا تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ

حضرت اُم ناصر احمد صاحبہ حرم اول سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی طبیعت ناساز ہے۔ احباب صحت کے لئے دعا کریں۔

حضرت مفتی محمد صادق صاحب کو مرض سے ابھی تک کامل شفا نہیں ہوئی۔ احباب کامل صحت کے لئے دعا کرتے رہیں۔

آج بعد نماز عشاء مجلس انصار اللہ کا ماہانہ جلسہ بتقریب "یوم الخلافہ" (۱۴ مارچ) مسجد محلہ دارالبرکات میں زیر صدارت جناب چوہدری محمد صاحب سیال ایم۔ اے منعقد ہوا۔ جس میں بزرگان سلسلہ نے خلافت ثانیہ کے مبارک عہد سے متعلق مختلف امور پر تقاریر فرمائیں۔ ۴۴

ایڈیٹر۔ غلام نبی

بھائی عبدالرحمٰن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور دفتر الفضل قادیان سے شائع کیا۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الفضل

قادیان دارالامان مورخہ ۱۱ ربیع الثانی ۱۳۶۵ھ مطابق ۱۵ ماہ امان ۱۳۲۵ ہش

کم از کم ایمان کی علامت یہ ہے

کہ

ہر خاندان ایک لڑکا خدمت دین کے لئے دے

مسلمان جن کے سپرد خدا تعالےٰ نے یہ فریضہ کیا تھا کہ کنتم خیر امۃ اخرجت للناس تامرون بالمعروف وتنھون عن المنکر جب وہ اپنے اس فرض کو بھلا بیٹھے۔ اور مذہب کو چھوڑ کر خدا سے دور چلے گئے تو خدا تعالےٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو مبعوث فرمایا۔ تا آپ کے ذریعہ پھر سے دین اسلام زندہ ہوکر ادیان باطلہ پر غالب آئے اور آپ کے ذریعہ ایک زندہ جماعت قائم ہو۔ جو دین کی خدمت کے لئے آگے بڑھے اور تامرون بالمعروف وتنھون عن المنکر کا فریضہ اپنے ذمہ لے۔ چنانچہ وہ جماعت قائم ہوئی۔ اور اس نے خدا کے مامور کے ہاتھ پر دین کو دنیا پر مقدم کرنے کا عہد کیا اور پیمان باندھا۔ کہ دین کی اشاعت کے لئے وہ اپنا سب کچھ قربان کردینے کے لئے یک چکی ہے۔

اس کے بعد خدا تعالےٰ نے اس جماعت کو توفیق بخشی کہ ہر امتحان میں وہ پوری اتری۔ اور اپنے امام کے ہر حکم پر اس نے لبیک کہا۔ مگر اس کا یہ مطلب نہیں کہ ہم اپنی گذشتہ قربانیوں پر خوش ہوکر بیٹھ جائیں۔ ہمارے مقدس امام سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز بارہا جماعت کو اس طرف توجہ دلا چکے ہیں۔ کہ مستقبل میں ہمارے لئے اتنی بڑی قربانیوں کے مواقع آنے والے ہیں۔ کہ ان کے سامنے ہماری گذشتہ قربانیاں ہیچ نظر آئینگی۔ ظاہر ہے۔ کہ ان مواقع کے لئے اگر ہم نے ابھی سے تیاری شروع نہ کی۔ تو وقت پر ہماری کوششیں فائدہ مند ثابت نہیں ہوسکیں گی۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز ساری دنیا میں تبلیغ اسلام کو وسیع کرنے کے لئے اپنے جن ارادوں کا اپنی تقاریر اور خطبات میں اظہار فرما چکے ہیں۔ ان کو پورا کرنے کے لئے مبلغوں کی ضرورت ہے۔ اور مبلغ کوئی ایسی چیز نہیں جو فوراً مہیا ہوسکے۔ بلکہ کئی سال کی تعلیم اور تربیت کے بعد مبلغ تیار ہوتا ہے۔ اس لئے جماعت کو اپنے مقدس امام کے ارادوں کو پورا کرنے کی خاطر ابھی سے اپنے بچوں کو ایسے رنگ میں تعلیم دلوانی چاہئے کہ مستقبل میں وہ تامرون بالمعروف وتنھون عن المنکر کا فریضہ یعنی فریضہ تبلیغ ادا کرسکیں۔ پھر یہ کام صرف بیس تیس یا سو دو سو مبلغوں کے تیار ہو جانے سے نہیں ہوسکتا۔ بلکہ ہمارے اولوالعزم امام کے ارادوں کو پورا کرنے کے لئے ہزاروں اور لاکھوں مبلغوں کی ضرورت ہے۔ جس کے لئے ہمیں ابھی سے تیاری کرنی چاہئے۔ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز ۵ر جنوری ۱۹۴۵ء کے خطبہ جمعہ میں طلباء کے مدرسہ احمدیہ میں داخلہ کی سست رفتار کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"اس رفتار سے وہ عظیم الشان کام نہیں ہوسکتا۔ جو اللہ تعالےٰ نے ہمارے سپرد کیا ہے۔ اس کے لئے بہت زیادہ آدمیوں کی ضرورت ہے۔ مگر مدرسہ احمدیہ میں دوست اپنے بچوں کو داخل کرانے کی طرف توجہ نہیں کرتے ہر خاندان یہی سمجھتا ہے۔ کہ دوسرے خاندانوں سے لڑکے آجائینگے اسے بھیجنے کی ضرورت نہیں۔ اور چونکہ ہر گھر یہی سمجھ لیتا ہے۔ نتیجہ یہ ہوتا ہے۔ کہ سارے ہی گھر خالی رہ جاتے ہیں۔ حالانکہ ایمان کی کم سے کم علامت یہ ہونی چاہئے۔ کہ ہر خاندان ایک لڑکا دے۔ اور جو یہ بھی نہیں کرتا وہ گو شرم و حیاء کی وجہ سے منہ سے تو نہیں کہتا مگر عملی طور پر وہ یہی کہتا ہے۔ کہ اذھب انت وربک فقاتلا انا ھھنا قاعدون"

(الفضل ۱۰ جنوری ۱۹۴۵ء)

پھر حضور ۱۹ر جنوری ۱۹۴۵ء کے خطبہ جمعہ میں فرماتے ہیں:۔

"خدا تعالےٰ تم سے تمہاری جانوں کا مطالبہ کرتا ہے۔ اور وہ اس صورت میں کہ اپنی اولادیں دین کی خاطر وقف کرو۔ اگر تم دین کے لئے اپنی اولادیں دینے کے لئے تیار نہیں ہو گے۔ تو خدا تعالےٰ تمہاری اولادیں شیطان کو دے دیگا۔ یاد رکھو دنیا میں کسی کی اولاد اس کے پاس نہیں رہتی اگر تمہاری اولاد خدا کی ہوکر نہیں رہیگی۔ تو وہ شیطان کی ہوجائے گی اگر تمہاری اولاد محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے رستہ میں اپنی جانیں نہیں دیگی تو وہ ابلیس کے رستہ میں مرے گی۔ العیاذ باللہ"

(الفضل ۲۳ر جنوری ۱۹۴۵ء)

پس آجکل چونکہ سکولوں کے امتحانات ہورہے ہے۔ اس لئے احباب جماعت کے لئے موقعہ ہے۔ کہ اپنے مڈل پاس بچوں کو مدرسہ احمدیہ میں بھجوا کر انہیں دین کے سپاہی بنائیں۔ پھر تبلیغ صرف یہی نہیں کہ احمدیت ایک ملک سے دوسرے ملک میں اور دوسرے ملک سے تیسرے ملک میں پہنچ جائے۔ یا جماعت کی تعداد دس ہزار سے دس لاکھ اور دس لاکھ سے دس کروڑ ہوجائے۔ بلکہ تبلیغ کا ایک ضروری حصہ یہ بھی ہے۔ کہ ایک نسل سے دوسری نسل میں۔ دوسری نسل سے تیسری نسل میں اور تیسری نسل سے چوتھی نسل میں۔ احمدیت کی تعلیم سرایت کرتی چلی جائے اور ہر نسل تامرون بالمعروف وتنھون عن المنکر کی حقیقی مصداق بنے۔ پس احباب کو چاہئے کہ وہ اپنے بچوں کی اچھی تربیت کرکے اور انہیں دینی تعلیم دلوا کر۔ ایک طرف اپنی نسلوں میں تبلیغ وسیع کرکے ان کو سچے احمدی بنائیں۔ اور دوسری طرف اپنے بچوں کو امر بالمعروف ونہی عن المنکر کا فریضہ بجالانے کے قابل بنا کر سچے خادم اسلام بنائیں تاکہ خدمت دین کا ثواب والدین کو مرنے کے بعد بھی ملتا رہے۔

مساجد اللہ اور عہدیداران کا فرض

اللہ کا گھر یعنی مسجد بنوانا بہت بڑے ثواب کی بات ہے۔ قرآن کریم میں ہے۔ انما یعمر مساجد اللہ من اٰمن باللہ والیوم الاٰخر۔ کہ اللہ کی مسجدوں کو آباد کرنا سچے مومنوں کا کام ہے۔ اور حدیث میں ہے۔ من بنی للہ بیتاً فی الدنیا بنی اللہ لہ بیتاً فی الجنۃ۔ کہ جو شخص دنیا میں خدا کا گھر بناتا ہے۔ خدا اُس کا گھر جنت میں بناتا ہے۔ اس سے معلوم ہوسکتا ہے۔ کہ مسجد بنانے والے کا درجہ خدا کے ہاں کتنا بڑا ہے۔ جماعت احمدیہ کے عہدیداران کو اس طرف توجہ کرنی چاہئے۔ اس بارہ میں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز بھی جماعتوں کو ہدایت فرما چکے ہیں۔ کہ مساجد بنائی جاویں اور اگر کسی جگہ مسجد نہیں ہے۔ تو کچا ہی بنالیا جائے۔ اور تمام جماعت اسجگہ نماز باجماعت ادا کرے۔

۲۔ نظارت تعلیم وتربیت اپنے ریکارڈ کو مکمل کرنے کے لئے ضروری خیال کرتی ہے۔ کہ جن جن جماعتوں میں مساجد موجود ہیں۔ یا مسجد کے لئے اراضی خرید کی گئی ہیں۔ وہ نظارت ہذا میں اطلاع فرمادیں۔

ناظر تعلیم وتربیت

حقائق القرآن۔ فرمودہ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ

یتامٰی اور مساکین کی خبر گیری نہ کرنا قومی تباہی کا موجب ہے

کَلَّا بَلْ لَّا تُکْرِمُوْنَ الْیَتِیْمَ۔ وَلَا تَحٰٓضُّوْنَ عَلٰی طَعَامِ الْمِسْکِیْنِ۔ وَتَاْکُلُوْنَ التُّرَاثَ اَکْلًا لَّمًّا۔ وَّتُحِبُّوْنَ الْمَالَ حُبًّا جَمًّا کے لغوی معنے بیان فرمانے کے بعد حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے ان آیات کی جو لطیف تفسیر فرمائی ہے۔ وہ تفسیر کبیر جلد ششم جزو چہارم نصف اول کے ص۵۶۶۔۵۶۷ سے درج ذیل کی جاتی ہے۔

حضور فرماتے ہیں۔

(خدا تعالیٰ کفار کو مخاطب کرتے ہوئے) فرماتا ہے تمہاری حالت یہ ہے۔ کہ تم مال کو لپیٹ کر بیٹھ جاتے ہو۔ خدا تعالیٰ نے تو تمہیں اس لئے مال دیا تھا۔ کہ تم اسے تجارت میں لگاؤ۔ یا صنعت و حرفت کو فروغ دو۔ یا غریبوں کی خبر گیری کرو مگر تم اسے بند کر کے بیٹھ جاتے ہو اسی طرح اس کے یہ بھی معنے ہیں۔ کہ تم مال سے ایسی محبت کرتے ہو۔ کہ اچھے اور بُرے کی تمیز تم میں باقی نہیں رہی۔ تمہارے پاس حرام مال آتا ہے۔ تو تم حرام سے لے لیتے ہو۔ حلال آتا ہے تو حلال لے لیتے ہو۔ ادنےٰ چیز آتی ہے تو ادنےٰ لے لیتے ہو۔ اعلیٰ چیز آئے۔ تو اعلیٰ لے لیتے ہو۔ تمہیں صرف مال سے غرض ہوتی ہے۔ اس سے کوئی غرض نہیں ہوتی۔ کہ وہ مال تمہیں ملا کہاں سے اور کس طرح سے۔

اوپر کی آیات میں چار امور بیان کئے گئے ہیں جو کفار میں پائے جاتے تھے۔ اور یہی چار امور ایسے ہیں جن سے قومیں تباہ ہوتی ہیں۔ اوّل یتامٰی کی خبر گیری نہ کرنا فرماتا ہے ان لوگوں کی حالت یہ ہے۔ کہ جب انہیں اللہ تعالیٰ کیطرف سے کوئی انعام ملتا ہے۔ تو کہتے ہیں۔ ہم خدا کے حضور خاص شان رکھتے ہیں۔ اور جب ان پر اس رنگ میں ابتلا وارد ہوتا ہے کہ انکی مالی حالت ناقص ہو جاتی ہے۔ اور ان پر تنگدستی کے ایام آجاتے ہیں۔ تو وہ کہتے ہیں خدا نے ہماری اہانت کر دی۔ گویا دونوں صورتوں میں وہ عزت اپنی طرف منسوب کرتے ہیں۔ عزت آتی ہے تو کہتے ہیں ہمارا اکرام ہونا ہی چاہیئے تھا۔ اور اگر اہانت آتی ہے۔ تو کہتے ہیں ہماری تو عزت ہونی چاہیئے تھی۔ خدا نے غلطی سے ہمیں ذلیل کر دیا۔ اللہ تعالیٰ ان امور کا ذکر کرتے ہوئے فرماتا ہے۔ کہ یہ بات درست نہیں۔ اصل حقیقت یہ ہے۔ کہ تمہاری تباہی کے سامان تمہارے اندر ہی موجود ہیں۔ اور انہی کے ذریعہ سوط عذاب نازل ہوا کرتا ہے۔ یعنی اندرونی طور پر بعض ایسی قوتیں ہوتی ہیں۔ جو انسان کو تباہی کیطرف لے جاتی ہیں۔ اور تباہی کے وہ سب موجبات تم میں پائے جاتے ہیں۔ اس لئے اگر تم پر تباہی نہ آئے تو اور کس پر آئے۔ چنانچہ قومی تباہی کے چار بڑے بڑے اسباب بیان کئے گئے ہیں۔ جن میں سے پہلا اور اہم سبب یتامٰی کی خبر گیری نہ کرنا ہے۔ بظاہر یہ ایک روحانی اور دینی کام معلوم ہوتا ہے۔ لیکن حقیقت یہ ہے۔ کہ قومی ترقی اور اس کے تنزل کے ساتھ اس کا بڑا گہرا تعلق ہے۔ اگر یتامٰی کی خبر گیری نہ کی جائے۔ ان کی پرورش کو نظر انداز کر دیا جائے۔ اور ان کو دربدر دھکے کھانے پر مجبور کیا جائے۔ تو دنیا میں کوئی قوم ترقی نہیں کر سکتی۔ دنیا میں بڑے سے بڑے کام قربانی چاہتے ہیں۔ اور جب تک بڑی بڑی قربانیاں نہ ہوں۔ اس وقت تک بڑے بڑے کام بھی نہیں ہوتے۔ اور بڑی بڑی قربانیاں دو ہی قسم کی ہوتی ہیں۔ یا مالی یا جانی۔ مگر ہم دیکھتے ہیں انسان اپنے لئے تو تکلیف برداشت کر لیتا ہے لیکن جب اسے خیال آتا ہے۔ کہ میرے بال بچوں کا کیا بنے گا۔ تو بہت سے لوگ بزدل بن جاتے ہیں۔ اور قربانی کے میدان میں اپنے قدم کو پیچھے ہٹا لیتے ہیں۔ اگر کسی قوم میں یتامٰی کی خبر گیری پوری طرح پائی جاتی ہو۔ تو یہ ممکن ہی نہیں۔ کہ جانی اور مالی قربانیوں کے وقت اس قوم کا کوئی ایک فرد بھی پیچھے رہے اور اپنے آپ کو قربانی کے لئے پیش نہ کرے بلکہ وہ ہنستا ہوا آگے بڑھے گا۔ اور ہر قسم کے شدائد کو خوشی سے برداشت کرنے کے لئے تیار ہو جائے گا۔ اگر لوگ روزانہ اپنی آنکھوں سے یہ نظارہ دیکھیں کہ فلاں شخص مر گیا۔ تو اس کے یتیم بچوں کو فلاں امیر لے گیا۔ اور اس نے اپنے بچوں کیطرح اپنے گھر میں رکھ لیا۔ وہ ان میں اور اپنے بچوں میں کوئی فرق نہیں کرتا۔ وہ انہیں تعلیم دلا رہا ہے۔ انہیں اچھے سے اچھا کھانا کھلا رہا ہے۔ انہیں اچھے سے اچھا لباس پہنا رہا ہے۔ تو جب بھی قربانی کا سوال پیدا ہوگا۔ ہر شخص آگے بڑھے گا۔ اور کہیگا۔ اگر میری جان بھی جاتی ہے۔ تو بے شک جائے۔ مجھے اسکی پروا نہیں۔ فلاں شخص مر گیا تھا۔ تو اس کے بچے فلاں قومی بھائی لے گیا۔ اور اسنے انہیں اپنے بچوں کیطرح پالنا شروع کر دیا۔ فلاں شخص مر گیا۔ تو اس کے بچوں کو فلاں شخص لے گیا۔ اور ان کے اخراجات کا متکفل ہوگیا اگر میں بھی مر گیا تو کیا ہوا میرے بچوں کی قوم نگران ہوگی۔ اور وہ مجھ سے زیادہ بہتر رنگ میں انکی تربیت کا فرض سرانجام دے گی یہ احساس اگر ہر فرد کے دل میں پیدا ہو جائے اور یتامٰی کی خبر گیری قومی طور پر کسی جماعت میں پائی جائے۔ تو وہ جماعت کبھی مٹ نہیں سکتی۔ وہ جماعت کبھی بڑی سے بڑی قربانی سے دریغ نہیں کر سکتی۔ قربانیوں سے ہچکچاہٹ محض اس لئے پیدا ہوتی ہے۔ کہ لوگ کہتے ہیں کہ اگر ہم مر گئے تو ہمارے بچے خاک میں مل جائینگے۔ ان کا کوئی نگران نہیں ہوگا۔ ان کا کوئی پرسان حال نہیں ہوگا۔ لوگ انہیں ڈانٹینگے انہیں نوکروں کیطرح کام لیں گے۔ انکو بوٹ کی ٹھوکروں سے مارینگے۔ انہیں کھانے کے لئے سوکھے ٹکڑے اور پہننے کے لئے پھٹے پرانے کپڑے دینگے۔ انکے سروں پر محبت کا ہاتھ نہیں رکھیں گے۔ انکو پیار کی نگاہوں سے نہیں دیکھیں گے۔ انہیں بات بات پر جھڑکیں گے وہ روئیں گے تو انہیں چپ کرانے کی کوشش نہیں کرینگے۔ انہیں ضرورتیں پیش آئینگی۔ تو وہ انکو پورا نہیں کرینگے۔ یہ خیالات جب کسی شخص کے دل اور دماغ پر حاوی ہوتے ہیں۔ تو اس کے جسم پر لرزہ طاری ہو جاتا ہے۔ اس کا بدن کپکپا جاتا ہے۔ اور وہ جان دینے سے گھبراتا ہے۔ اور اس میدان سے بچنے کی کوشش کرتا ہے۔ اسی طرح مالی قربانی کا وقت آئے تو وہ گھبرا جاتا ہے۔ اور اسے اپنے بچوں کی پرورش کا خیال روپیہ کو بلا دریغ خرچ کرنے نہیں دیتا۔ اپنی زندگی تک تو اسے پروا نہیں ہوتی۔ سمجھتا ہے جسطرح بھی ہوگا میں اپنے بچوں کی پرورش کر لونگا۔ لیکن ساتھ ہی اس کے دل میں یہ خیال بھی آجاتا ہے کہ اگر مال لٹانے کے بعد میں مر گیا۔ اور میرے بچوں کے لئے کوئی چیز باقی نہ رہی تو انکا بعد میں کیا حال ہوگا اس وقت اگر وہ سمجھتا ہے۔ کہ قوم نے میرے بچوں کی پرورش نہیں کرنی تو وہ بزدل بن جاتا ہے۔ اور قربانی کے لئے تیار نہیں ہوتا۔

حقیقت یہ ہے کہ سب سے زیادہ ڈر انسان کو اپنی موت کا نہیں ہوتا۔ بلکہ سب سے زیادہ ڈر اسے اس بات کا ہوتا ہے۔ کہ میری موت کے بعد میرے بچوں کا کیا حال ہوگا۔ یہ ایک ضرباتی سوال ہے جو اسکے اندر ایک کشمکش اور ہیجان پیدا کر دیتا ہے۔ اور اسکے ارادوں میں تعطل اور اسکی خواہشات میں جمود کی کیفیت رونما [illegible] ہے۔ وہ دیکھتا ہے۔ کہ قوم کے کئی بچے [illegible] ہیں۔ مگر انکی حالت یہ ہے کہ وہ لوگوں [illegible] پر جا جا کر اپنے لئے آٹا مانگتے پھرتے ہیں کر وہ سمجھتا ہے۔ اگر میں مر گیا۔ تو میرا بچہ اسی طرح بھیک مانگنے پر مجبور ہوگا ایک اور نظارہ دیکھتا ہے [illegible] سہم جاتا ہے۔ وہ دیکھتا ہے [illegible] مانگنے کے لئے کسی کے دروازہ پر [illegible] دستک دی۔ اور کہا ہمیں آٹا دیا جائے۔ گھر [illegible] انکی آواز کو سنتا ہے۔ تو بڑبڑا کر کہنے لگ جاتا ہے ان لوگوں نے تو ہمارے کان کھا لئے ہیں۔ روز آٹا روز آٹا۔ وہ یہ فقرہ سنتا ہے۔ تو اس میں اور زیادہ بزدلی پیدا ہو جاتی ہے۔ وہ کہتا ہے اگر میں مر گیا۔ تو میرا بچہ اول تو بھیک مانگنے پر مجبور ہوگا۔ اور پھر لوگوں کا سلوک اس سے یہ ہوگا کہ وہ تو آٹا مانگیگا۔ اور لوگ اسے کہیں گے تو نے ہمارے کان کھا لئے۔ پھر وہ دیکھتا ہے۔ کہ فلاں شخص مر گیا ہے۔ تو اسکے یتیم بچے آج فلاں گھر میں برتن مانجھ کر گزارہ کر رہے ہیں۔ وہ اپنی نظر کو وسیع کرتا۔ اور اپنی قوت فکر [illegible] ڈالتا ہے۔ تو کہتا ہے کہ جب میں مر [illegible] بچوں سے بھی اسی قسم کا کام لیا جائیگا بزدلی کا پارہ اور زیادہ اوپر چڑھ جاتا [illegible] اگر کوئی خود ہی یتیم پر ظلم کر رہا ہو۔ تو بھی اس میں بزدلی آجاتی ہے۔ اور وہ سمجھتا ہے۔ جو سلوک آج میں دوسروں کے یتیم بچوں سے کر رہا ہوں۔ وہی سلوک میرے

شذرات

عالمگیر قحط

جنگ کے بعد عالمگیر قحط بڑھ رہا ہے۔ جس کا اثر تمام مغربی ممالک پر پایا جاتا ہے جاپان اور جرمنی کی حالت تو زیادہ نازک ہو رہی ہے - ادہر ایشیا بالخصوص ہندوستان بھی اسکی لپیٹ میں آرہا ہے - چنانچہ دنیا بھر کے مسئلہ خوراک پر غور کرنے کے لئے واشنگٹن میں جو بین الاقوامی اجلاس ہو رہا ہے اس میں برطانوی وزیر خوراک نے ہندوستانی فوڈ مشن کی تائید کرتے ہوئے بیان دیا کہ ریپبلکن نمائندے کی تحقیق کے مطابق اگر ہندوستان کی ۴۰ لاکھ ٹن اناج کی اپیل منظور کرتے ہوئے مدد نہ کی گئی تو آئندہ پانچ ماہ میں ایک کروڑ ساٹھ لاکھ ہندوستانیوں کے بھوکے مرنے کا خطرہ ہے - یہ قحط کا عذاب قرآن مجید کی پیشگوئی کے مطابق ہے - جو رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور مسیح موعودؑ کے زمانہ میں مقدر ہے - جیسا کہ آپ الفضل ۱۳ مارچ میں خدمت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام بالتحریر پڑھ چکے ہیں - اسی آیت کی تشریح زیر تفسیر ھل اتاك حدیث الغاشیہ - حضرت مصلح موعود نے بھی فرمائی ہے - (دیکھو صفحہ ۴۴۴ - ۴۴۵ تفسیر کبیر پارہ آخر) امید ہے - کسی آئندہ پرچے میں وہ نقل کر دی جائیگی - تا عبرت حاصل ہو - اور دلوں میں خشیت اور تضرع کی کیفیت پیدا ہو - اور دنیا تباہی و بربادی سے بچ جائے - قرآن مجید میں خدا تعالے فرماتا ہے -

ومن اعرض عن ذکری فان لہ معیشۃ ضنکا - یہ تنگی اور قحط کا زور اللہ تعالے کے ذکر یعنی وحی و کلام اور رسول و امام سے اعراض کرنے کی پاداش ہے - اس کا علاج - سورہ نوح میں ہے - استغفروا ربکم انہ کان غفارا - یرسل السماء علیکم مدرارا ویمددکم باموال وبنین ویجعل لکم جنت ویجعل لکم انھرا - اپنے رب کے حضور گناہوں اور خطاؤں سے استغفار کرو وہ بڑا پردہ پوشش توبہ نیوش ہے - اگر صدق دل سے ایسا کروگے تو وہ تم پر برسنے والے بادل بھیجےگا - اور اموال و اولاد سے تمہاری مدد فرمائیگا - اور تمہارے لئے سرسبز و پھل لانے والے باغات مہیا کریگا - اور تمہارے واسطے نہریں بہائیگا - جس سے شادابی رہے -

یہ روحانی علاج ہے - اور مادی طور پر تو مختلف تجاویز پیش ہو ہی رہی ہیں - جن پر کاربند ہونے سے اس پیش آمدہ مصیبت کا درمان ہو سکتا ہے - اسلام نے اسباب سے کام لینے اور مادی جدوجہد سے کبھی منع نہیں کیا بلکہ اسے ضروری قرار دیا ہے - لیکن اس کے برموقعہ اور برمحل استعمال اور مثمر برکات بنانے کے لئے روحانی اصلاح لابدی ولازمی ہے -

ان الشرك لظلم عظیم

پرتاپ لاہور راوی ہے کہ ہیگو سرائے سب ڈویژن میں شری پور کے مقام پر مندر میں گاندھی جی کی مورتی ستھاپت ہوگئی ہے اس نرالے مندر میں ایک زندہ شخص (گاندھی جی) کی پوجا کی جاتی ہے - ان کی مورتی پراچین ہندو رسم سے مندر میں رکھی گئی ہے - گاندھی جی کی مورتی کو بھینٹ چڑھانے کے لئے کئی دیہاتی مندر میں لگاتار آرہے ہیں"

یہ خبر جو ا - پ (ایسوشی ایٹڈ پریس) نے ہم پہنچائی ہے - از حد افسوسناک ہے - اور تباہی و بربادی کا پیش خیمہ - اس سے گاندھی جی پر بہت بڑی ذمہ داری عائد ہوتی ہے - ان پر واجب ہے - کہ اپنے شردھالوؤں کو اس فعل قبیح سے نہایت سختی کے ساتھ منع کریں کیونکہ سب سے بڑا ظلم شرک ہے - جو نہ صرف روحانیت کو تباہ کرتا ہے - بلکہ انسان کو انسانیت کے درجے سے گراتا اور بزدل و نکما بنا دیتا ہے - ہندو لیڈر اپنی قوم کی مادی ترقی کے لئے کوشاں ہیں - مگر ان کے اخلاق و روحانیت کی انہیں فکر نہیں حالانکہ تمام قسم کی ترقیات کا مدار اسی پر ہے -

ہپناٹزم کی حقیقت

اس سوال کے جواب میں کہ آیا سبھاش زندہ ہیں - ایک ماہر سپرچولیزم مسٹر وی - ڈی رشی نے بتایا کہ " لوگ نہیں جانتے روح کے ساتھ بات چیت دو طرفہ ہوا کرتی ہے ماہرین روح کو بلا سکتے ہیں - لیکن جب تک انہیں ان کی آواز کا جواب نہ ملے وہ کچھ نہیں کہہ سکتے - چنانچہ میں نے بھی ان کی روح کو بلایا - لیکن کوئی جواب نہ ملا"

اس بارے میں راقم الحروف کو ذاتی تجربہ بھی حاصل ہے - اور اس کے لئے بہت تحقیق و تدقیق کر چکا ہے - اصل بات یہ ہے - کہ یہ صرف توجہ اور مشق کا نتیجہ ہے - کوئی روح وغیرہ نہیں آتی - ومن ورائھم برزخ الی یوم یبعثون - صرف اپنے تصور اور توجہ سے کچھ غلط کچھ صحیح انکشاف ہوتا ہے - کچھ تماشہ کرنے والے کئی احباب نے دیکھے ہونگے - عامل - اپنے معمول پر توجہ کر کے نیند کی سی حالت طاری کر دیتا ہے - اور پھر اپنے دماغ کا تعلق اس سے قائم کرتا ہوا سوال کرتا ہے - اور دیکھنے والے حیران رہ جاتے ہیں - جب معمول - نوٹوں کے صحیح نمبر - کسی تحریر کا درست مضمون کسی کی گھڑی کا وقت بتا دیتا ہے - آپ غور سے دیکھیں عامل پہلے وہ رقعہ یا گھڑی یا نوٹ دیکھ کر یا علم حاصل کر کے پھر اپنے معمول سے جواب لیتا ہے - جو درست نکلتا ہے - لیکن جب کوئی ایسا سوال دریافت کیا جائے جو آئندہ غیب سے متعلق ہو یا عامل کسی خاص فیصلہ پر نہ پہنچا ہو تو جواب میں یا تو خموشی رہتی ہے - یا ام غلم بک دیا جاتا ہے - ان ھم الا یخرصون - بعض اوقات نجومیوں رمالوں کی طرح خبر کچھ ٹھیک بھی نکل آتی ہے - کچھ غلط - خلط علیہ الامر - جس بات کا علم حاضرین میں سے کسی کو نہ ہو - اس کا پتہ بھی نہیں چلا کرتا غرض یہ سب انکل پچو ڈھکوسلے ہیں - ایک مومن ایسی لغویات میں نہیں پڑتا -

کیا تیسری جنگ قریب ہے؟

اس عنوان سے الفضل میں میرا ایک نوٹ پہلے چھپ چکا ہے - اس کے بعد کئی اخبارات نے اپنے مضمونوں اور افتتاحیوں میں اس کا ذکر کیا ہے - چنانچہ پرتاپ لکھتا ہے - امریکہ کے اخبار نے پیشگوئی بھی کر دی ہے - کہ اکتوبر سے پہلے پہلے تیسری جنگ شروع ہو جائیگی وجہ یہ کہ روس کئی ممالک میں اپنے پاؤں پھیلاتا جاتا ہے - (۱) امریکہ و برطانیہ نے بلغاریہ کی موجودہ وزارت کو تاحال تسلیم نہیں کیا جب تک اپوزیشن سے دو نمائندے نہ لئے جائیں روسی اخبار نے لکھا ہے - کہ امریکہ اندرونی معاملات میں دخل دینے والا کون ہے (۲) روس ایران سے اپنی فوجیں وعدے کے مطابق نہیں ہٹاتا (۳) روس آذربائیجان کی حکومت کے ذریعے ایران میں پاؤں پھیلا رہا ہے - اور تیل کے چشموں پر قبضہ جمانا چاہتا ہے - (۴) روس ٹرکی سے قارص وارد ہان کے علاقے اور دردانیال میں دخل کا حق طلب کرتا ہے - برطانیہ کا فیصلہ ہے - کہ ان مطالبات کی نامنظوری کی صورت میں اگر اس نے ٹرکی پر حملہ کیا تو وہ ٹرکی کی مدد کرے گا - روس ایران بلکہ ٹرکی کی سرحد پر اپنی فوجیں جمع کر رہا ہے - جس سے اسکی وجہ دریافت کی گئی ہے - (۵) مانچوریا میں بھی جھگڑے کی صورت پیدا ہو رہی ہے - کیونکہ روس بظاہر اپنی فوجیں واپس بلا رہا ہے مگر ساتھ ہی تمام مشینری لے جا رہا ہے جو جاپانیوں نے وہاں لگا رکھی تھی حالانکہ یہ چین کا حق ہے - یا سب اتحادیوں کا - علاوہ ازیں کانوں پر بھی قبضہ کرنا چاہتا ہے - اور اپنی فوجوں کی بجائے چینی کمیونسٹوں کو وہاں جمع کر دیا ہے - ایسے واقعات کی بناء پر سیاسی مدبرین تیسری جنگ کو قریب سمجھ رہے ہیں - چنانچہ حسب تحریر انقلاب جنرل ڈیگال نے بھی یہی رائے ظاہر کی ہے - کہ روس و امریکہ کے درمیان جنگ چھڑ جائیگی ادہر روسی اخبار ماسکو نیوز نے لکھا ہے - کہ رجعت پسند عناصر نے دنیا میں ایک اور جنگ شروع کرانے کی امیدیں ابھی نہیں چھوڑیں بلکہ تیسری جنگ کی تیاریاں بدستور جاری ہیں - اس لئے روس فوجی طاقت بڑھاتا رہیگا - میرا مقصد ان اقتباسات کے اندراج سے یہ دکھانا ہے - کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جس نمونہ قیامت جنگ کی خبر ازالہ اوہام میں دی تھی - وہ ابھی ہونے والی ہے - اور اس کے آثار ظاہر ہوتے جا رہے ہیں - حضرت مصلح موعود نے بھی اپنی تفسیر میں اس تیسری جنگ کا ذکر فرمایا ہے - جیسا کہ پہلے نوٹ میں شائع کیا جا چکا ہے - ضروری ہے - کہ ہم احمدی بالخصوص دعاؤں میں لگے رہیں - کہ خدا تعالیٰ ان فسادات کے بد اثرات سے محفوظ رکھے - اور دنیا کے فرزند امن و آشتی کے اسباب و سامان مہیا کریں - جس کے لئے خدا تعالےٰ اور اس کے ماموروں سے صلح اور ہماری اخلاقی و روحانی تبدیلی کی ضرورت ہے

اکمل عفا اللہ عنہ

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مختلف مذاہب سے فیصلہ کے طریق

جری اللہ فی حلل الانبیاء خدا تعالیٰ کے پہلوان نے اپنے زمانہ میں اپنے مخالفین ہر قوم و مذہب و ملک کو مردِ میدان بننے کے لئے کئی قسم کے طریق فیصلہ تحریر فرمائے۔ لیکن کوئی مقابلہ کی طرف نہ آیا۔ ؎

آزمائش کے لئے کوئی نہ آیا ہر چند
ہر مخالف کو مقابل پہ بلایا ہم نے

(۱) عربی زبان ام الالسنہ ہونے کے ثبوت میں حضور پُرنور نے ایک کتاب منن الرحمٰن شائع فرما کر اشتہار ۱۸۹۵ء ضیاء الحق کے ٹائیٹل پیج کے اندر لگایا اور اس میں لکھا۔

"ہم نے زبان عربی کی فضیلت اور کمال اور فوق الالسنہ ہونے کے دلائل اپنی اس کتاب میں مبسوط طور پر لکھ دیئے ہیں۔ جو بتفصیل ذیل ہیں:۔

(۱) عربی کی مفردات کا نظام کامل ہے (۲) عربی اعلیٰ درجہ کی علمی وجوہ تسمیہ پر مشتمل ہے۔ جو فوق العادت ہیں۔ (۳) عربی کا سلسلہ اطراد مواد اتم و اکمل ہے۔ (۴) عربی کی تراکیب میں الفاظ کم اور معانی زیادہ ہیں۔ (۵) عربی زبان انسانی ضمائر کا پورا نقشہ کھینچنے کے لئے پوری طاقت اپنے اندر رکھتی ہے۔ اب ہر ایک کو اختیار ہے۔ کہ ہماری کتاب کے چھپنے کے بعد اگر ممکن ہو۔ تو یہ کمالات سنسکرت یا کسی اور زبان میں ثابت کرے ..... اس لئے ہم نے اس کتاب کے ساتھ پانچہزار روپیہ کا انعامی اشتہار شائع کر دیا ہے۔ اور یہ پانچہزار صرف کہنے کی بات نہیں۔ بلکہ کسی آریہ صاحب یا کسی اور صاحب کی درخواست کے اسپر پہنچتے ہی ایسی جگہ جمع کرا دیا جاوے گا۔ جس میں وہ آریہ صاحب یا اور صاحب بخوبی مطمئن ہوں۔ اور فتح یابی کی حالت میں بغیر حرج کے وہ روپیہ ان کو وصول ہو جائیگا۔"

آج اس اشتہار کو نصف صدی گذر گئی لیکن کوئی صاحب مقابلہ پر نہیں آئے

کتوبات احمدیہ جلد دوم شیخ یعقوب علی صاحب عرفانی

اشتہار مبلغ پانچسو روپیہ

"میں راقم اس سوال کا جواب جو آریہ سماج کی نسبت ۹ فروری اور بعد اس کے سفیر ہند میں بدفعات درج ہو چکا ہے اقرار صحیح قانونی اور عہد جائز شرعی کر کے لکھ دیتا ہوں کہ اگر باوا نرائن سنگھ صاحب یا کوئی اور صاحب منجملہ آریہ سماج کے جو ان سے متفق الرائے ہوں۔ ہماری ان جوابات کا جواب جو سوال مذکورہ میں درج ہے۔ اور نیز ان دلائل کی تردید جو تبصرہ مشمولہ اشتہار ہذا میں مبین ہے پورا پورا ادا کر کے بدلائل حقہ یقینیہ یہ ثابت کر دے۔ کہ ارواح بے انت ہیں۔ اور پرمیشر کو ان کی تعداد معلوم نہیں۔ تو میں پانسو روپیہ نقد اس کو بطور جرمانہ کے دونگا۔ اور در صورت نہ ادا ہونے روپیہ کے بحیب مثبت کو اختیار ہو گا۔ کہ امداد عدالت سے وصول کرے۔ تنقید جواب کی اس طرح عمل میں آویگی۔ جیسے تنقیح شرائط میں اوپر لکھا گیا ہے۔ اور نیز جواب باباصاحب کا بعد طبع اور شائع ہونے تبصرہ ہماری کے مطبوع ہوگا۔" المشتہر۔ مرزا غلام احمد رئیس قادیان مورخہ ۲۳ فروری ۱۸۷۸ء

(۳) حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ایک مضمون ابطال تناسخ پر بوعدہ انعام پانچسو روپیہ لکھ کر رسالہ ہند و بانده‌و لاہور میں چھپوایا تھا۔ پنڈت دیانند صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو مباحثہ کی دعوت دی۔ اور تین آریوں کی معرفت پیام بھی بھیجا۔ حضرت مسیح موعودؑ نے پسند نہ کیا کہ یہ کارروائی مخفی رہے۔ اس لئے پنڈت جی کی دعوت مباحثہ کا جواب بذریعہ ایک چھپے ہوئے اعلان کے جو بمنزلہ کھلی چٹھی تھا دے دیا۔ اس اعلان کے مطالعہ سے یہ بھی معلوم ہو گا۔ کہ حضرت حجۃ اللہ علیہ السلام کو اعلائے کلمۃ الاسلام کے لئے ایک خاص جوش بخشا گیا تھا۔ اور آپ کسی ایسے موقعہ کو ہاتھ سے نہیں جانے دیتے تھے۔ یہ اعلان ۱۸۷۸ء کا ہے۔ گویا آج سے قریباً ۶۷ سال پہلے کی بات ہے۔ جبکہ نہ کوئی دعوےٰ تھا نہ جماعت تھی۔ ہاں خدا تعالیٰ کی تائید آپ کے ساتھ تھی۔ اور وہ ابتدائی وقت تھا جبکہ خدا تعالیٰ کا کلام آپ پر نازل ہوا۔ لیکن افسوس کہ کوئی آریہ باوجود انعام کے مقابلہ پر نہیں آیا۔

(۴) پنڈت کھڑک سنگھ ایک آریہ تھا۔ وہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے آج سے ۶۰ سال پیشتر قادیان میں گفتگو کرنے آیا۔ اور بعض مذہبی مسائل پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے گفتگو بھی کی۔ اور لاجواب ہو گیا۔ پھر جب وہ قادیان سے گیا۔ تو آریہ مذہب سے بیزار ہو چکا تھا۔ چنانچہ بالآخر وہ آریہ تو نہ رہا۔ اور عیسائی ہو گیا۔ اور آریہ مذہب کی تردید کا جو طریق حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے سیکھا تھا۔ اس طریق پر عیسائی ہو کر آریوں کے خلاف کئی رسالے لکھ ڈالے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس پر اتمام حجت کی غرض سے قرآن مجید کے کلام الٰہی ہونے کے ثبوت میں مندرجہ ذیل سوال لکھ کر بھیجا تھا مگر آخری وقت تک پنڈت کھڑک سنگھ اس کا جواب نہ دے سکا۔ اور اس سوال کو ہی ہضم کر گیا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے لکھا۔ "قرآن مجید کے کلام الٰہی ہونے کی بڑی بھاری نشانی یہ ہے۔ کہ اس کی ہدایت سب ہدایتوں سے کامل تر ہے۔ اور اس دنیا کی حالت موجودہ میں جو خرابیاں پڑی ہوئی ہیں۔ قرآن مجید سب کی اصلاح کرنے والا ہے۔ دوسری نشانی یہ ہے۔ کہ قرآن مجید اور کتابوں کی طرح مثل کتھا کے نہیں ہے۔ بلکہ مدلل طور پر ہر ایک امر پر دلیل قائم کرتا ہے۔ اس دوسری نشانی پر ..... بنام کھڑک سنگھ وغیرہ ہم نے پانچسو روپیہ کا اشتہار بھی دیا۔ تا کوئی پنڈت وید میں یہ صفت ثابت کر کے دکھلاوے مگر آجتک کسی کو توفیق نہیں ملی۔ کہ دم مار سکے۔ ہم سچ سچ کہتے ہیں کہ وید میں نہ انجیل میں نہ توریت میں ہرگز طاقت نہیں کہ کسی فرقہ مخالف کا رد مثلاً وہریہ کا رد یا طبعیہ کا رد یا منکر عذاب کا رد۔ یا منکر وحدانیت باری کا رد یا کسی اور منکر کا رد دلائل قطعیہ سے کر کے دکھلا دے یہ سب کتابیں تو مثل مردہ کے پڑی ہیں۔ کہ جس میں جان نہ ہو۔ ..... اگر وید سے کام نہیں بنتا۔ تو توریت و انجیل سے مدد لے۔ اور اگر توریت یا انجیل سے وہ دلائل جو قرآن مجید پیش کرتا ہے پیش کر دینگے۔ تو ہم تب بھی کھڑک سنگھ کو پانسو روپیہ نقد دینگے۔ ایک تو نمونہ تعدادی پانسو روپیہ بھی لکھ کر ہم بھیج دیتے ہیں۔"

(۵) ڈاکٹر جگن ناتھ صاحب ملازم ریاست جموں کو آسمانی نشان کی طرف دعوت ان الفاظ میں کی ۱۱ جنوری ۱۸۹۲ء بروز دوشنبہ ڈاکٹر صاحب کی خدمت میں مکرراً دعوت حق کے طور پر ایک خط رجسٹری شدہ بھیجا گیا ہے۔ جس کا مضمون یہ ہے۔ کہ آپ بلا تخصیص کسی نشان دیکھنے پر سچے دل سے مسلمان ہونے کے لئے تیار ہیں۔ تو اخبارات میں حلفاً یہ اقرار اپنی طرف سے شائع کر دیں۔ کہ میں جو فلاں ابن فلاں ساکن بلدہ فلاں ریاست جموں میں برعہدہ ڈاکٹری متعین ہوں۔ اس وقت حلفاً یہ اقرار صحیح سراسر نیک نیتی اور حق طلبی اور خلوص دل سے کرتا ہوں۔ کہ اگر میں اسلام کی تائید میں کوئی نشان دیکھوں۔ جس کی نظیر مشاہدہ کرانے سے عاجز آ جاؤں۔ اور انسانی طاقتوں میں اس کا کوئی نمونہ انہیں لوازم کے ساتھ دکھلا نہ سکوں۔ تو بلا توقف مسلمان ہو جاؤنگا ..... اور چونکہ عاجز نے خدا تعالیٰ کے اعلام سے ایسے نشانوں کے ظہور کے لئے ایک سال کے وعدہ پر اشتہار دیا ہے۔ سو وہی میعاد ڈاکٹر صاحب کے لئے قائم رہے گی۔ طالب حق کے لئے یہ کوئی بڑی میعاد نہیں۔ اگر میں ناکام رہا۔ تو ڈاکٹر صاحب کو جو سزا اور تاوان میری مقدرت کے موافق میرے لئے تجویز کریں۔ وہ مجھے منظور ہے۔ اور بخدا مجھے مغلوب ہونے کی حالت میں سزائے موت سے بھی کچھ عذر نہیں ؎

ہمال یہ کہ جاں در راہ او فشانم
جہاں را چہ نقصان اگر من نہ مانم

کیا آپ نے ارادہ کر لیا ہے۔ کہ آپ اس سال ضرور ایک احمدی بنائیں گے۔ مہتمم تبلیغ مجلس خدام الاحمدیہ

حضرت عیسیٰ علیہ السلام یقیناً صلیب کی لعنتی موت سے بچائے گئے تھے

حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے مختلف رنگوں میں اور کئی پیرایوں میں یہ بات سمجھا دی تھی۔ کہ کوئی فرد بشر آسمان پر اس جسم خاکی کے ساتھ نہیں جا سکتا۔ مگر تعصب۔ ضد۔ سوظن اور جہالت کا ستیاناس ہو۔ کہ لوگ دیکھتے ہوئے نہیں دیکھتے اور سنتے ہوئے نہیں سنتے۔ مثلاً دیکھیے۔ حضرت مسیح کتنا واضح طور پر سمجھاتے ہیں۔ کہ " کوئی آسمان پر نہیں گیا۔ سوا اس شخص کے جو آسمان پر سے اترا۔ یعنی ابن آدم جو آسمان میں ہے۔" (یوحنا ۳/۱۳)

اس آیت سے صاف ثابت ہوتا ہے۔ کہ

(۱) جو آسمان پر سے اترے وہی آسمان پر جا سکتا ہے۔ جو آسمان سے نہ اترا ہو۔ وہ آسمان پر نہیں جاسکتا۔ اور جس رنگ میں کوئی آسمان سے اترا ہو۔ اسی رنگ میں وہ آسمان پر جاسکتا ہے۔ کسی اور رنگ میں وہ آسمان پر نہیں جاسکتا۔

(۲) مسیح زمین پر کھڑا ہوا اپنے حواریوں کو واقعہ صلیب سے بھی پہلے کہہ رہا ہے۔ کہ ابن آدم (یعنی خود مسیح) آسمان میں ہے۔ یعنی مسیح کا جسم خاکی زمین پر ہوتے ہوئے بھی وہ اپنے آپ کو آسمان پر بتاتا ہے۔

(۳) آسمان پر جانے یا آسمان سے آنے کا جسم خاکی کے ساتھ کوئی تعلق یا واسطہ نہیں ہے۔ اب ہم ہر ایک شق کو لیکر باری باری واضح کریں گے انشاء اللہ۔

(۱) جو آسمان پر سے اترے وہی آسمان پر جا سکتا ہے۔ کیا مسیحؑ آسمان سے اترا تھا۔ نہیں ہرگز نہیں بلکہ وہ تو حضرت مریم کے پیٹ میں نو ماہ خون سے پرورش پاکر پیدا ہوئے تھے۔ پھر عام بچوں کی طرح پل کر جوان ہوئے اور لوگ اسے مسیح مریم کا بیٹا کہتے تھے۔ افسوس کہ عیسائی صاحبان اس وجود کے متعلق کہتے ہیں۔ کہ آسمان پر چلا گیا۔ جس نے مریم کا خون اور دودھ پی کر جسمانی وجود حاصل کیا۔ اور پھر کہتے ہیں۔ کہ دوبارہ اس جسم کے ساتھ اترے گا۔ یاد رکھو مسیح اسی طرح آسمان پر گیا۔ جس طرح وہ آسمان سے اترا تھا۔ اور دوبارہ بھی اسی طرح اترے گا۔ جس طرح پہلی بار اترا تھا۔ پہلی بار مسیح کے اترنے سے مراد مسیح کی پیدائش تھی۔ تب ہی تو باوجود اس کے کہ وہ آسمان سے نہیں اترا تھا۔ اور نہ زمین پر پیدا ہؤا تھا۔ اس کو کہتے تھے۔ کہ وہ آسمان پر سے آیا تھا۔ بے شک اسکی روح آسمانی تھی۔ مگر جسم زمینی تھا۔ اور زمین میں ہی پیدا ہؤا۔ اور بڑھا۔ آسمان سے خالی روح آئی تھی۔ واپس آسمان کی طرف بھی خالی روح ہی جا سکتی ہے۔ جسم تو نہ آیا تھا۔ اور نہ جائے گا۔ پس یہ تو یقینی بات ہے۔ کہ مسیح کی پاک روح آسمان سے آئی تھی۔ اور آسمان پر چلی گئی۔ مگر جسم پھر کہاں ہے۔ کیونکہ جسم کا آسمان پر جانا کوئی معنی ہی نہیں رکھتا۔ کیونکہ یہ زمینی چیز ہے۔ اور جب روح اور جسم الگ الگ ہو جائیں۔ تو اس کو دوسرے معنوں میں موت کہتے ہیں۔ یا تو یہ مانو کہ ابھی تک مسیح آسمان پر نہیں گیا۔ تو پھر ہمارا مطالبہ ہے۔ کہ ہمیں زمین پر دکھاؤ۔ کہ وہ کہاں ہے۔ اگر کہو کہ وہ (یعنی اس کی روح آسمان پر چلی گئی ہے۔ تو پھر اس کا جسم جو روح سے جدا ہو گیا تھا۔ ہم کو دکھاؤ۔ اور جسم روح سے الگ ہو کر بے جان مٹی کی ڈھیری ہے۔ پس ضرور جسم کہیں نہ کہیں اگر لاش محفوظ رہی ہے۔ تو ہوگا۔ یعنی اس کی قبر ہوگی۔ اور اگر اس کی قبر محفوظ نہیں رہی۔ تو یہ کوئی اچھی بات نہیں۔ لہٰذا اس کی قبر ڈھونڈو۔ یا یہ مانو کہ وہ ابھی تک آسمان پر نہیں گیا۔ مگر آپ مانتے ہیں۔ کہ آسمان پر مسیح چلا گیا ہے۔ اور مسیحؑ نے فرمایا ہے۔ کہ آسمان سے اترنے والا ہی آسمان پر جا سکتا ہے۔ اور آسمان سے مسیحؑ کا روح پاک ہی اترا تھا نہ کہ جسم۔ پھر جسم تو آسمان پر جا نہیں سکتا۔ اور بغیر روح کے جسم کا زمین پر رہ جانا ہی موت کہلاتا ہے۔ پس یقینی بات ہے۔ کہ مسیح اپنی زندگی زمین پر گذار کر فوت ہو چکا ہے۔ اور جہاں اس کا جسم ہے۔ وہاں ہی اسکی وفات ہوئی ہوگی۔ اور اگر آپ کے وہم کے مطابق یہ مانا جائے۔ کہ مسیح صلیب پر ہی مر گیا تھا۔ تو پھر دو موتیں مسیح پر دنیا میں وارد ہوئیں۔ اور مسیح نے کونسا جرم کیا ہے۔ کہ اسے دو دفعہ مارتے ہو۔ پس مسیح پر صلیب کے موقعہ پر موت نہیں وارد ہو سکتی۔ اور موت اس پر ایک ہی آئی تھی۔ جہاں سے روح تو فلک پر جا پہنچی۔ اور جسم قبر میں دفن ہؤا۔ اور وہ قبر محلہ خانیار شہر سری نگر کشمیر میں ہے۔

(۲) مسیح اپنے حواریوں کو مخاطب کر کے فرماتا ہے۔ کہ " ابن آدم جو آسمان میں ہے۔" (یوحنا ۳/۱۳) اب دیکھئے۔ کتنی صاف بات ہے۔ کہ جسم مسیح کا زمین پر ہے اور مسیح کہہ رہا ہے۔ کہ میں آسمان پر ہوں۔ پھر کونسی چیز ہے۔ جو مسیح آسمان پر بتلاتا ہے۔ جسم تو ہرگز کسی صورت میں نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ وہ تو ظاہراً زمین پر تھا۔ اور ایک ہی وقت میں جسم آسمان اور زمین دونوں پر نہیں ہو سکتا۔ اس سے صاف ظاہر ہے۔ کہ آسمان پر ہونے سے مراد آسمانی روح والا ہونا ہے۔ تقویٰ والا ہونا روح القدس سے تائید یافتہ ہونا ہے۔ پس آسمان پر جانے سے مراد اسکی صرف روح پاک کا آسمان پر جانا ہے۔ نہ کہ جسم خاکی کا۔ اور جب جسم اور روح الگ الگ ہو گئے تو پھر مسیح فوت ہو گیا۔ یعنی جس رنگ میں آسمان سے اترا تھا۔ اسی رنگ میں آسمان پر چڑھ گیا جسم کا تو جھگڑا یا واسطہ ہی نہیں۔ (۳) اب یہ ثابت ہو چکا ہے۔ کہ جس رنگ میں مسیح پہلی دفعہ اترا تھا۔ ضرور تھا اسی رنگ میں آسمان پر واپس جاتا۔ یعنی خالی روح آئی تھی۔ خالی روح ہی آسمان پر گئی۔ اور جب دوبارہ مسیح آئیگا۔ تو پھر بھی پہلے کی طرح صرف اسکی روح ہی آئیگی۔ اور کسی کریم کے گھر پیدا ہو کر جوان ہوگا اور ضرور ہے۔ کہ ایسا ہی ہو۔ کیونکہ مسیح نے بھی فرمایا ہے۔ کہ "جب ابن آدم نئی پیدائش میں اپنے جلال کے تخت پر بیٹھیگا۔" (متی ۱۹/۲۸) نئی پیدائش کے لفظ پر بار بار غور کرو۔ تو صاف کھل جائے گا۔ کہ پرانی پیدائش والا مسیح فوت ہو گیا۔ اور ہر آنے والے مسیح کے لئے ضروری ہے۔ کہ کسی گھر نئی پیدائش لے۔ سو مبارک ہو۔ کہ حضرت احمدؑ قادیانی علیہ الصلوٰۃ والسلام اس زمانہ کے مسیح موعود ہیں۔ آسمانی روح رکھنے والے اور روح القدس سے تائید یافتہ ہیں۔ جس طرح مسیح نے کہا تھا۔ کہ " ابن آدم جو آسمان میں ہے۔" اسی طرح حضرت احمدؑ مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے زمین پر رہتے ہوئے فرمایا تھا۔ ؎

" ہم تو بستے ہیں فلک پر اس زمیں کو کیا کریں "

خدا تعالیٰ آپ کو آنکھیں اور کان عطا فرمائے۔ اور آپ مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو قبول فرما کر روح القدس سے حصہ لیں۔ اور اپنے آپ کو آسمانی برکات سے بہرہ ور فرمائیں۔

خاکسار محمد اشرف واقف زندگی

صیغہ نشر و اشاعت اور احباب جماعت کا فرض

جیسا کہ احباب کو معلوم ہے۔ کہ صیغہ نشر و اشاعت ہر سال بے شمار ٹریکٹ اور کتب شائع کر کے غیر احمدیوں اور غیر مسلموں میں تقسیم کرتا ہے۔ اس سال غیر معمولی طور پر گذشتہ تمام سالوں سے بہت زیادہ لٹریچر کی اشاعت کی گئی ہے۔ لیکن اس کے برعکس احباب جماعت نے اس صیغہ کی کماحقہ' مالی امداد نہیں فرمائی۔ جس کی وجہ سے یہ صیغہ مقروض ہے۔ احباب حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کا وہ خطبہ پڑھ چکے ہیں۔ جس میں حضور نے تبلیغ کو وسیع سے وسیع تر کرنے کا ارشاد فرمایا۔ حضور پر نور نے اس خطبہ جمعہ میں احباب جماعت کو خاص طور پر تاکید فرمائی ہے۔ کہ ہر احمدی سال میں کم از کم ایک احمدی ضرور بنائے۔ پس مبارک ہیں وہ جو امام وقت کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے آگے بڑھیں یوم التبلیغ مورخہ ۷ اپریل ۱۹۴۶ء برائے غیر مسلم اصحاب نزدیک آ رہا ہے۔ صیغہ نشر و اشاعت اس وقت آپ کے مالی تعاون کا محتاج ہے۔ اس لئے احباب جماعت سے گذارش ہے۔ کہ چندہ نشر و اشاعت زیادہ سے زیادہ اور جلد سے جلد مرکز میں بھجوا دیں۔ تاکہ اس موقع کے لئے زیادہ سے زیادہ لٹریچر شائع کیا جائے۔ تاکہ دین اسلام کی اشاعت اور اپنے پیارے امام کے حکم کی فرمانبرداری کر کے اللہ تعالیٰ کے حضور سرخرو ہوں۔ اللہ تعالیٰ آپ کو اسکی توفیق عطا فرمائے آمین

نوٹ :۔ امراء اور پریذیڈنٹ صاحبان سے گذارش ہے۔ کہ جلد از جلد اپنی اپنی جماعتوں کا چندہ نشر و اشاعت مرکز میں بھجوا دیں۔

(ناظر دعوۃ و تبلیغ)

بیرونی ممالک میں تبلیغ کے مواقع

احمدی نوجوان خدمت دین کیلئے آگے بڑھیں

ذیل میں مکرم ڈاکٹر نذیر احمد صاحب کا خط درج کیا جاتا ہے۔ جس میں انہوں نے مشرقی افریقہ کے تبلیغی حالات اور جماعتوں کے قیام کا ذکر کرتے ہوئے احمدی نوجوانوں سے اپیل کی ہے۔ کہ اس ملک میں پہنچکر خدمت دین کے مواقع سے فائدہ اٹھائیں۔

اللہ تعالیٰ کے فضل کے ساتھ جو مشرق و مغرب کا رب ہے۔ اور جس نے حضرت مسیح موعود جری اللہ فی حلل الانبیاء کے ساتھ وعدہ فرمایا تھا کہ میں اسلام کا احیاء اور اس کی اشاعت تیرے ذریعہ دوبارہ کروں گا۔ اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت و وقار کو قائم کرونگا ہم اپنے خدا کا یہ وعدہ پورا ہوتے دیکھ رہے ہیں۔ اور اسلام کی شعاعیں جس طرح مغربی افریقہ میں اور دیگر بلاد میں پھیلنی شروع ہوئیں اسی طرح مشرقی افریقہ یعنی ابی سینیا، اور صومالی لینڈ میں بھی اس زور سے پھیلنی شروع ہو چکی ہے۔ کہ اب مخالفین بھی حیران رہ جائیں گے رخصوصاً ہندوستان کے وہ تنگ ظرف اور متعصب ملاں جو کہا کرتے تھے۔ کہ ہندوستان سے باہر کوئی احمدی نہیں۔ احباب یہ مژدہ سن کر خوش ہوں گے۔ کہ اس علاقہ خصوصاً جگ جگا، ہار گیسا، اغادین میں ایک مضبوط جماعت عربوں اور صومالیوں اور بعض حبشیوں کی قائم ہو چکی ہے یہ لوگ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر ایمان لاکر اسلام کو زندہ کرنے کا تہیہ کر چکے ہیں۔ اور مصلح موعود حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی بیعت میں شامل ہو کر تبلیغ میں مشغول ہو گئے ہیں۔ ان لوگوں کے نام میرے پاس محفوظ ہیں۔ بابو عنایت اللہ صاحب ابن چوہدری اللہ بخش صاحب (سٹیم پریس والے) جو فوجی طور پر اس علاقے میں آئے تھے۔ جماعت کی تنظیم کا کام کیا۔ اور جماعتیں جہاں تک ہو سکا بنیں۔ امیر مقامی۔ سیکرٹری اور محصل کا انتخاب کیا۔ بفضلہ تعالیٰ کے فضل سے عربوں کو بھی بطرف بلاد عربیہ و مصر میں ایمان لانے کی توفیق حاصل ہوئی۔ بلکہ افریقہ کے بر اعظم میں بھی جو عرب آباد ہیں انکو احمدیت کے جھنڈے تلے آنے کا فخر حاصل ہوا۔ الحمد للّٰہ علیٰ ذٰلک۔ ذٰلک فضل اللّٰہ یؤتیہ من یشاء واللّٰہ واسع علیم۔

جماعت احمدیہ کے نوجوانوں کو خصوصاً خدام الاحمدیہ کو اس طرف توجہ دلاتا ہوں کہ ان کی ذمہ داریاں اس معاملہ میں اس قدر بڑھ گئی ہیں۔ کہ اگر انہوں نے اس طرف قدم نہ اٹھایا۔ اور نئی روحوں کو زندہ کرنے کیلئے اور ان کا ان روحوں کی تربیت کرنے کیلئے اور ان کو جام حیات پلانے کے لئے اپنے گھروں سے نہ نکلے۔ اور اس علاقہ کی مسلمان اور عیسائی روحوں کو قرآن اور اسلام کے حقیقی علوم اور معارف سے منور نہ کیا تو وہ اللہ تعالیٰ کے آگے جوابدہ ہوں گے خاکسار اپنے آپ کو بھی مخاطب کرتا ہے کہ خاکسار بھی مجرم ہوگا۔ اگر ان غریب لوگوں کی طرف ہر ممکن ذریعہ سے توجہ نہ کرے اگر حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کی طرف سے ذرہ اشارہ بھی آجائے۔ تو خاکسار گورنمنٹ میڈیکل سروس فوراً چھوڑ اس کام میں مشغول ہو جائے۔ اور اس علاقے کی طرف جس کو اللہ تعالیٰ نے احمدیت سے منور کرنا شروع کر دیا ہے چلا جاوے۔ ان لوگوں کو ایمان سعادت کس طرح نصیب ہوئی اسکی تفصیل یہ ہے۔ کہ اس علاقہ میں احمدی فوج و احمدی ملٹری افسر اپنی ڈیوٹی پر دورہ کرتے ہوئے دوران جنگ میں آئے۔ اور ان کے ذریعہ سے پیغام حق اس علاقہ میں پہنچگیا۔ اور عربی کتب و دیگر تبلیغی لٹریچر جو لوگوں میں تقسیم کیا گیا اس کا نہائیت کامیاب اثر ہوا۔ اور ان احمدی احباب کو اللہ تعالیٰ نے نوازا۔ اور ان کے پیغام حق سے لوگ متاثر ہوئے۔ اور ان کے علاوہ عربی کتب مسیح موعود علیہ السلام کی اور جو عربی لٹریچر فلسطین سے مبلغین احمدیت کئی سالوں سے شائع کرتے رہے۔ اور جنوبی عرب و عدن و ابی سینیا میں بھی پہنچتا رہا۔ وہ بہت سے مجمی احباب کی ہدایت کا موجب ہوا۔

پس مبارک ہو ایسے خوش بخت احمدی بھائیوں اور مبلغین کو جنہوں نے وطن کو خیرباد کہا۔ اور پیاسی روحوں کو جام حیات احمدیت کے رنگ میں پلایا۔ اور مبارک ہو اُن نوجوانوں کو جو اب بھی اس علاقہ کی طرف توجہ کریں۔ اور نوکری کی خاطر نہ آویں۔ بلکہ آنریری طور پہ مدرسہ عربی۔ انگریزی پڑھانے یا دیگر کلرکی یا کوئی اور کام کر کے گذارہ کرنے کے لئے اس ملک کی طرف آویں مجھے یقین ہے۔ کہ جس طرح اللہ تعالیٰ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی دعا سے مجھے مالا مال کر رہا ہے۔ اسی طرح اُن نوجوانوں کو بھی کر دیگا جو دین کی خاطر باہر نکلیں ولیس عند اللہ ذٰلک ببعید والسلام

خاکسار ڈاکٹر نذیر احمد۔ میڈیکل آفیسر میڈیکل ڈیپارٹمنٹ ادیس ابابا۔ ابی سینیا

اخبار احمدیہ

تقرر عہدہ داران (۱) حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے سید ولائیت شاہ صاحب کو ۳۰ اپریل ۱۹۴۶ء تک کیلئے جماعت احمدیہ شاہ مسکین ضلع شیخوپورہ کا امیر اور (۲) ملک محمد حسین صاحب امیر جماعت احمدیہ بھیرہ کو بوجہ دائم المریض ہونے کے اُن کی درخواست پر عہدہ امارت سے فارغ کر دیا گیا ہے۔ اور ان کی جگہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے چوہدری محمد حسین صاحب ٹیچر گورنمنٹ ہائی سکول بھیرہ کا تقرر ۳۰ اپریل ۱۹۴۶ء تک منظور فرمایا ہے۔

(۳) آنند کے لئے ماسٹر محمد یوسف صاحب کو محلہ ناصر آباد قادیان کا آڈیٹر مقرر کیا جاتا ہے۔ (ناظر بیت المال)

اعلان مولوی عبد الغفور صاحب مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ حلقہ لائلپور میں کچھ دنوں کیلئے متعین کئے گئے ہیں۔ ان کا پتہ حسب ذیل ہے۔ معرفت مسجد احمدیہ لائلپور شہر (ناظر دعوۃ و تبلیغ)

ولادت (۱) ۲۴ مارچ کو سید تشریف احمد صاحب واقف زندگی ساکن معین الدین پور ضلع گجرات حال دار الواقفین قادیان نے اپنے پہلے نومولود بچہ کی خوشی میں جو ۲۶-۲-۲۷ کو اللہ تعالیٰ نے انہیں عطا فرمایا۔ بعض احباب کو دعوت چائے دی حضرت مولوی سید محمد سرور شاہ صاحب نے دعا فرمائی۔

(۲) برادرم رشید احمد صاحب ساکن فتح گڑھ متصل بھیرہ ضلع شاہپور کے ہاں لڑکا تولد ہوا۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ نے عبد الشکور نام تجویز فرمایا اللہ تعالیٰ مبارک کرے (خاکسار محمد اسمٰعیل دیالگڑھی)

(۳) برادر مکرم شیخ عنایت اللہ صاحب نصرت آباد اسٹیٹ سندھ کے ہاں اللہ تعالیٰ کے فضل سے دو بچیوں کے بعد پہلا لڑکا تولد ہوا۔ نام مبشر احمد رکھا گیا۔ احباب جماعت دعا فرمائیں۔ کہ اللہ تعالیٰ نومولود کی عمر دراز کرے۔ اور والدین کے لئے قرۃ العین بنائے (خاکسار سجاد حسین)

(۴) میرے ہاں اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے دوسرا لڑکا عطا کیا۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے حسن محمد نام تجویز فرمایا ہے۔ احباب درازیٔ عمر کے لئے دعا فرمائیں۔ اور یہ کہ نومولود احمدیت کا سچا خادم ہو۔ (عطا محمد سابق موذن مسجد مبارک قادیان)

وفات (۱) میرا لڑکا غلام احمد ڈرائیور ۲۰ مئی ۱۹۴۲ء میں مشرقی افریقہ میں فوت ہوگیا تھا۔ اس کی نعش یہاں لائی گئی اور ۸ رفروری بعد نماز جمعہ جنازہ حضرت مولوی سید محمد سرور شاہ صاحب نے پڑھا اور بہشتی مقبرہ کے قبرستان میں دفن کیا گیا۔ احباب دعائے مغفرت کریں۔ (عبد الکریم ڈرائیور آف افریقہ حال قادیان)

(۲) غلام حیدر صاحب گھٹیالیاں میں فوت ہوگئے ہیں۔ احباب جنازہ غائب پڑھیں۔

(۳) دوستی بی بی صاحبہ بنت چوہدری مبارک علی صاحب دیالگڑھ ریاست بہاولپور ۱۲ جنوری کو فوت ہوئیں۔ جہاں جنازہ پڑھنے والا کوئی احمدی نہیں تھا۔ احباب جنازہ غائب پڑھیں۔ خاکسار محمد اسمٰعیل دیالگڑھی

امیر غیر مبایعین تقولون ما لا تفعلون کے مصداق

مولوی محمد علی صاحب دوسروں پر تو یہ الزام لگاتے ہیں کہ "مسلمان آنکھیں بند کر کے چل رہے ہیں" اور اس کی دلیل یہ دی ہے کہ:-

"آج کتنے ہی نشان ہیں جو مسلمانوں کی آنکھوں کے سامنے ظاہر ہوتے۔ مگر انہوں نے اپنے آپ کو یمرون علیہا وھم عنہا معرضون کا مصداق بنا رکھا ہے" اور اس کی تشریح میں "یورپ کی تباہی" کو یوں پیش کیا ہے کہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ:-

"وَإِنْ مِنْ قَرْيَةٍ إِلَّا نَحْنُ مُهْلِكُوهَا قَبْلَ يَوْمِ الْقِيَامَةِ أَوْ مُعَذِّبُوهَا عَذَابًا شَدِيدًا۔ اور کوئی بستی نہیں مگر ہم اسے قیامت کے دن سے پہلے ہلاک کر دیں گے یا اسے سخت عذاب دیں گے۔ جاؤ آج یورپ کے ملکوں میں دیکھو کونسی بستی ہے جو خدا کے عذاب سے بچی ہوئی ہے؟ ...... مگر افسوس ہے کہ اتنے بڑے نشان کو دیکھ کر بھی مسلمانوں کی آنکھیں بند ہی رہیں۔ خود اس نشان کا ذکر بھی کرتے ہیں مگر زبان پر ذکر کرنے کے باوجود آنکھیں اب بھی بند ہیں"

(پیغام صلح ۲۷ فروری ۱۹۴۶ء صفحہ ۲)

مگر مولوی صاحب جس امر کا رونا دوسروں کی نسبت رو رہے ہیں وہ من وعن ان پر چسپاں ہوتا ہے۔ باوجود اتنے بڑے نشان عذابی کے اس عذاب سے پہلے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو رسول اور نبی ماننے سے انکاری ہیں۔ حالانکہ اسی آیت قرآنیہ میں بیان کردہ دلیل کو ایک دوسری آیت کے ساتھ حضرت مسیح موعود علیہ السلام پیش کر کے رقم فرما چکے ہیں۔ کہ

"قرآن شریف میں یہ بھی پیشگوئی ہے وَإِنْ مِنْ قَرْيَةٍ إِلَّا نَحْنُ مُهْلِكُوهَا قَبْلَ يَوْمِ الْقِيَامَةِ أَوْ مُعَذِّبُوهَا عَذَابًا شَدِيدًا۔ یعنی کوئی ایسی بستی نہیں جس کو ہم قیامت سے پہلے ہلاک نہ کریں گے۔ یا اس پر شدید عذاب نازل نہ کریں گے۔ یعنی آخری زمانہ میں ایک سخت عذاب نازل ہوگا اور دوسری طرف یہ فرمایا وَمَا كُنَّا مُعَذِّبِينَ حَتَّى نَبْعَثَ رَسُولًا پس اس سے بھی آخری زمانہ میں ایک رسول کا مبعوث ہونا ظاہر ہوتا ہے۔ اور وہی مسیح موعود ہے"

(حقیقۃ الوحی تتمہ صفحہ ۶۵)

اسی طرح ایک اور مقام پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام تحریر فرماتے ہیں۔

"اصل بات یہ ہے کہ نبی عذاب کو نہیں لاتا بلکہ عذاب کا مستحق ہو جانا اتمام حجت کے لئے نبی کو لاتا ہے۔ اور اس کے قائم ہونے کی ضرورت پیدا کرتا ہے۔ اور سخت عذاب بغیر نبی قائم ہونے کے آتا ہی نہیں جیسا کہ قرآن شریف میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ وَمَا كُنَّا مُعَذِّبِينَ حَتَّى نَبْعَثَ رَسُولًا۔ پھر یہ کیا بات ہے۔ کہ ایک طرف تو طاعون ملک کو کھا رہی ہے اور دوسری طرف ہیبتناک زلزلے پیچھا نہیں چھوڑتے۔ اے غافلو! تلاش تو کرو شاید تم میں خدا کی طرف سے کوئی نبی قائم ہو گیا ہے جس کی تم تکذیب کر رہے ہو"

(تجلیات الٰہیہ صفحہ ۹۔۸)

الغرض قرآن کریم اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ارشادات سے ظاہر ہے کہ اس عذاب شدید سے پیشتر رسول اور نبی کا ہونا ضروری ہے اور وہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام ہیں۔ مگر جہاں باقی دنیا غافل ہو کر ان نشانات کو دیکھتی ہوئی گذر جاتی ہے وہاں ہم غیر مبایعین سے عموماً اور ان کے امیر صاحب سے خصوصاً یہی فعل سرزد ہوتا مشاہدہ کر رہے ہیں کہ وہ یمرون علیہا وھم عنہا معرضون کے مصداق ہو کر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی نبوت و رسالت سے منکر ہو رہے ہیں۔ مگر کیا غیر مبایعین اپنے امیر کے الفاظ مندرجہ بالا سے ہی اس نشان عذاب سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا نبی اور رسول ہونا یقین کرنے کے لئے تیار ہیں

مختلف علاقوں میں مصلح موعود کے شاندار جلسوں کا انعقاد

بمبئی

چوہدری محمد اسحاق صاحب بمبئی سے لکھتے ہیں۔ ۱۰ مارچ ۱۹۴۶ء کو تھیوسافیکل لاج کے ہال میں پانچ بجے شام جلسہ منعقد کیا معززین کو خاص طور پر مدعو کیا گیا۔ احمدی احباب کے علاوہ بعض غیر احمدی اور غیر مسلم احباب بھی شامل ہوئے۔ خدا کے فضل سے حاضری معقول تھی۔ جناب قریشی جلال الدین صاحب بی۔اے کی صدارت میں جلسہ کی کارروائی شروع ہوئی۔ جناب الحاج مولانا عبدالرحیم صاحب نیر سابق مبلغ انگلستان و افریقہ نے سلیس اور برجستہ انگریزی میں مصلح موعود کے موضوع پر تقریر فرمائی۔

ازاں بعد ہمارے انگریز نو مسلم بھائی لفٹیننٹ بشیر احمد صاحب (B. Archer) نے انگریزی میں نہایت مؤثر انداز میں تقریر فرمائی جس کا حاضرین پر خاص اثر ہوا۔ پھر خاکسار نے پیشگوئی مصلح موعود کے موضوع پر مضمون پڑھا۔ بعد ازیں شیخ محمد شفیع صاحب نے دلکش پیرایہ میں "قومیں اس سے برکت پائیں گی" اور "وہ زمین کے کناروں تک شہرت پائیگا" پر تقریر کی۔

صاحب صدر اور جناب سیٹھ اسمٰعیل صاحب آدم امیر جماعت احمدیہ بمبئی کی طرف سے بھی حاضرین کا شکریہ ادا کیا گیا۔ دعا کے بعد جلسہ برخاست ہوا۔

سرگودہا

غلام رسول صاحب امیر جماعت احمدیہ سرگودہا لکھتے ہیں۔

۲۰/۲/۴۶ بعد نماز مغرب مسجد انجمن احمدیہ میں مصلح موعود ایدہ اللہ الودود کی پیشگوئی کے متعلق جلسہ منعقد کیا گیا۔ تلاوت قرآن کریم اور نظم کے بعد مبارک احمد صاحب و حفیظ الرحمٰن صاحب اور ملک محمد سلیم صاحب ہیڈ کلرک و خاکسار نے مضمون پڑھ کر سنائے۔ جن میں اللہ تعالیٰ کے اس نشان کی اہمیت۔ خدا تعالیٰ کے سمیع قادر اور کلیم ہونے کے دلائل پیش کئے اور پیشگوئی کے مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈالتے ہوئے اس کے پورا ہونے کو واضح کیا۔ اور جماعت کو انکی ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلائی جو اس نشان کے پورا ہونے کے ساتھ جماعت پر عائد ہوتی ہیں۔ بعد دعا نو بجے جلسہ ختم ہوا

کمر ڈوالی (اڑیسہ)

محمد صدیق صاحب قائد مجلس خدام الاحمدیہ لکھتے ہیں۔

۲۰ فروری ۱۹۴۶ء کو ایک شاندار جلسہ شیخ قمر علی صاحب ممبر کی صدارت میں منعقد ہوا۔ جس میں خاکسار اور مولوی سید صمصام صاحب نے مصلح موعود کے متعلق پیشگوئی اور اس کے پورا ہونے کے متعلق تقریریں کیں جلسہ دعا پر برخاست ہوا۔

لجنہ اماءاللہ سنور ریاست پٹیالہ

محترمہ امۃ القدیر صاحبہ سیکرٹری لجنہ اماءاللہ سنور لکھتی ہیں۔

۱۲ فروری کو بمکان محمد علی صاحب ۹ بجے شب زیر صدارت محترمہ رحیمن صاحبہ اہلیہ مولوی قدرت اللہ صاحب جلسہ مصلح موعود منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن کریم پریذیڈنٹ صاحبہ نے کی۔ نظم حمیدہ اختر کلثوم رشید دختران منشی رحمت اللہ صاحب نے پڑھی۔ اس کے بعد اصغری نشاط صاحبہ بنت مولوی سراج الحق صاحب پٹیالوی نے مختصر تقریر میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی عظیم الشان پیشگوئی کا ذکر کیا۔ اشرف صاحبہ نے بھی مصلح موعود پر مضمون پڑھا۔ آخر میں خاکسار نے مصلح موعود کا ظہور اور ہماری ذمہ داریاں کے عنوان سے مضمون سنایا۔

حاضرات کی فروٹ اور پان سے تواضع کی گئی۔ غیر احمدی مستورات نے بھی شمولیت کی جو اچھا اثر لے کر گئیں۔ جلسہ ساڑھے گیارہ بجے دعا پر ختم ہوا۔

سٹھیانہ ضلع ہوشیارپور

چوہدری صالح محمد صاحب لکھتے ہیں ۱۳ فروری کو یوم مصلح موعودؓ منایا گیا۔ مولوی فتح محمد خان صاحب نے پیشگوئی دربارہ "مصلح موعودؓ" پر مختلف پہلوؤں سے روشنی ڈالی۔ حاضرین کی تعداد کافی تھی بعض غیر احمدی صاحبان بھی شامل تھے۔ جلسہ بخیر و خوبی دعا پر ختم ہوا۔

366

خدا تعالیٰ کے مامور کا انکار اور عالمگیر مصائب

موجودہ زمانہ میں تمام دنیا پر نہایت ہولناک مصائب نازل ہو رہے ہیں۔ دوسری عالمگیر جنگ کے اثرات ابھی دور نہیں ہوئے کہ قحط اور خشک سالی دیو کی طرح اپنا منہ کھولے ڈرا رہی ہے۔ دنیا کے اخبارات اور ارباب حل و عقد آنے والی قحط سالی کی جو بھیانک تصویر پیش کر رہے ہیں۔ اس کے تصور سے انسان کپکپا اٹھتا ہے۔ نہ صرف ہندوستان کے تمام صوبہ جات بلکہ کہتے ہیں کہ روس کے سوا ساری دنیا پر یہ خوفناک اور ہولناک قحط مسلط ہونے والا ہے۔ خدا تعالیٰ رحم فرمائے۔

نیویارک ٹائمز لکھتا ہے۔ کہ متوقع قحط کا اثر بنگال مدراس اور دکن پر پڑے گا۔ اور اس کی زد میں کم سے کم دس کروڑ آدمی آئیں گے اور یہ قحط بنگال کے ۱۹۴۳ء والے قحط کے سامنے ہیچ ثابت ہوگا۔ لنڈن کے خاص نامہ نگار کا بیان ہے۔ کہ مرکزی اسمبلی میں ہندوستان کی خوراک کی صورت حالات پر بحث نے یہاں کے پبلک حلقوں میں ہندوستان کے فاقہ کشوں کے متعلق ہمدردی اور تشویش پیدا کر دی ہے۔

حکومت ہند کی طرف سے مرکزی اسمبلی میں خوراک کی کمی کے متعلق تشویش کے اظہار اور پریس رپورٹوں سے ہندوستان کی خوراک کی قلت کی نازک حالت کا اندازہ لگایا جا رہا ہے۔ مسٹر بی۔ آر۔ سین فوڈ سیکرٹری حکومت ہند نے اسمبلی میں خوراک کی حالت پر بحث کرتے ہوئے کہا کہ حالت تشویشناک ہے۔ اس سال کے دوران میں پہلے ایک تباہ کن طوفان آیا۔ پھر جنوبی ہند میں بارشیں نہ ہوئیں۔ اور اب پنجاب۔ یو۔ پی اور شمال مغربی ہند میں بھی موسم سرما کی بارشیں نہیں ہوئی ہیں۔ اس خشک سالی اور دیگر وجوہ کا ہندوستان کی خوراک کی حالت پر بہت دور رس اثر ہوگا۔ ہماری ضرورت سے بہت کم مقدار خوراک ہمیں باہر سے مل سکے گی۔

علاوہ ازیں سرکاری حلقوں میں یہ بھی کہا جا رہا ہے۔ کہ اگر اس عالمگیر قحط کو روکنے کے لئے بر وقت کامیاب ذرائع اختیار نہ کئے گئے۔ تو ہندوستان میں ایسا خوفناک قحط پڑنے کا اندیشہ ہے۔ جو ۱۹۴۳ء کے بنگال والے قحط کو بھلا دے گا۔ کہا جا رہا ہے کہ کئی سالوں کے بعد یہ پہلا موقعہ ہے۔ کہ فصل کی حالت نہایت ہی خراب ہے۔

ریاست میسور میں خشک سالی بہت زیادہ اثر انداز ہوئی ہے۔ خصوصاً ما دھوگیری کے تعلقہ پر قحط کا بدترین اثر ہوا ہے۔ دیہاتی جنگلی چنے چبا چبا کر گذارہ کر رہے ہیں۔ چارہ کے شدید ترین قحط کا یہ عالم ہے۔ کہ مواشی کو کھجوروں کے پتوں پر گزارہ کرنا پڑا ہے۔ ایک جگہ امساک باراں کی وجہ سے پانی کی سطح اس قدر نیچی ہو چکی ہے۔ کہ پانی بھی راشن کر دینا پڑا ہے۔ اور اگر یہی صورت حالات رہی تو کنوؤں کے بالکل خشک ہو جانے کا شدید خطرہ ہے۔

غرضیکہ ہندوستان۔ اور دنیا کے قریباً سارے ممالک کو خطرناک قحط کی مصیبت نظر آ رہی ہے جسے دور کرنے کے لئے دنیا کے مدبرین اور متحدہ فوڈ بورڈ کے ماہرین آپس میں گفت و شنید کر رہے ہیں۔ اور طرح طرح کی تجاویز اور سکیمیں مرتب کر رہے ہیں۔ مگر تمام مصائب کے نازل ہونے کی وجہ کیا ہے۔ نہ اس پر وہ غور نہیں کرتے۔

آج سے پچاس سال قبل خدا کے برگزیدہ مہدی دوراں مسیح موعود حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی علیہ الصلوٰۃ والسلام نے خدا سے اطلاع پا کر ان مصائب سے دنیا کو متنبہ کیا۔ تا وہ اپنی اصلاح کر کے ان مصائب سے بچ سکیں۔ حضور علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

"اور یاد رہے کہ ان نشانوں کے بعد ابھی بس نہیں۔ بلکہ کئی نشان ایک دوسرے کے بعد ظاہر ہوتے رہیں گے۔ یہانتک کہ انسان کی آنکھ کھلے گی۔ اور حیرت زدہ ہو کر کہے گا۔ کہ یہ کیا ہوا چاہتا ہے۔ ہر ایک دن سخت اور پہلے سے بدتر آئے گا۔ خدا فرماتا ہے۔ کہ میں حیرت ناک کام دکھلاؤں گا اور بس نہیں کروں گا جب تک کہ لوگ اپنے دلوں کی اصلاح نہ کر لیں۔ اور جس طرح یوسفؑ نبی کے وقت میں ہوا کہ سخت کال پڑا۔ یہانتک کہ کھانے کے لئے درختوں کے پتے بھی نہ رہے۔ اسی طرح ایک آفت کا سامنا موجود ہوگا۔ اور جیسا یوسفؑ نے اناج کے ذخیرے سے لوگوں کی جان بچائی۔ اسی طرح جان بچانے کے لئے خدا نے اس جگہ بھی مجھے ایک روحانی غذا کا مہتمم بنایا ہے۔ جو شخص اس غذا کو سچے دل سے پورے وزن کے ساتھ کھائے گا۔ میں یقین رکھتا ہوں کہ ضرور اس پر رحم کیا جائے گا۔ ..... جس کے کان ہیں سنے! خدا تعالیٰ فرماتا ہے۔ کہ میرا غضب زمین پر بھڑکا ہے کیونکہ زمین والوں نے میری طرف سے منہ پھیر لیا ہے ..... پس توبہ کرو کہ دن نزدیک ہیں"۔ (اشتہار ۲۱۔ اپریل ۱۹۰۵ء تذکرہ صفحہ ۵۹۲ و صفحہ ۵۹۳)

آنے والے مصائب کا ذکر کرتے ہوئے حضور نے اس کی یہ وجہ بیان فرمائی۔ کہ:۔

"یہ اس لئے کہ نوعِ انسان نے اپنے خدا کی پرستش چھوڑ دی۔ اور تمام دل اور تمام ہمت اور تمام خیالات سے دنیا پر ہی گر گئے ہیں۔ اگر میں نہ آیا ہوتا۔ تو ان بلاؤں میں کچھ تاخیر ہو جاتی۔ پر میرے آنے کے ساتھ خدا کے غضب کے وہ مخفی ارادے جو ایک بڑی مدت سے مخفی تھے ظاہر ہو گئے"۔ (حقیقۃ الوحی" صفحہ ۱۵۶ و صفحہ ۱۵۷)

پس اہل دنیا کے لئے تباہی و بربادی سے ہمیشہ کے لئے محفوظ رہنے کا ایک اور صرف ایک ہی طریق ہے۔ کہ دنیا سچے مذہب کی طرف رجوع کر کے اپنے خالق و مالک سے حقیقی تعلق پیدا کرے۔ اس کے صادق اور راستباز مرسل حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر صدق دل سے ایمان لا کر آپ کی پاک جماعت میں شامل ہو۔ اور خدا کے حکموں پر چلے۔ ورنہ یہ تباہیاں یہ زلزلے۔ یہ آفات اور یہ مصائب روز بروز بڑھتے چلے جائیں گے۔ اور خدا اپنے زور آور حملوں سے اس وقت تک نہیں رکے گا۔ جب تک کہ دنیا اس کے مامور پر ایمان

فیصلہ مجلس مشاورت ۱۹۴۵ء

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مشاورت ۱۹۴۵ء میں فیصلہ فرمایا تھا کہ ہر سیکرٹری مال سیکرٹری بہشتی مقبرہ کو ایک فہرست موصیان بابت ادائیگی رقوم ارسال کیا کرے۔ جس میں حسب ذیل باتیں درج ہوں۔

(۱) نام موصی معہ نمبر وصیت۔ اگر نمبر وصیت یاد نہ ہو۔ تو سابقہ وطن اور ولدیت کا ہونا ضروری ہے۔ اور یہ کہ فلاں فلاں موصی نے اتنی رقم یہاں ادا کر دی۔ جو فلاں تاریخ کو فلاں کوپن نمبر کے ماتحت داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کر دی گئی ہے۔ مگر افسوس کہ چند ایک جماعتیں اس پر عمل کر رہی ہیں۔ اور باقی بالکل خاموش ہیں خصوصاً مرکزی جماعتوں میں سے تو کوئی بھی اس پر عمل نہیں کر رہی۔ امسال پھر بعد تجربہ یہ بات مشاورت میں پیش کی جائے گی۔ کہ کس قدر سیکرٹریان مال نے اپنے عہد پر عمل کیا۔

سیکرٹری بہشتی مقبرہ

محررین کی ضرورت

دفتر بیت المال میں تین انٹرنیس پاس اچھی صحت رکھنے والے احمدی نوجوان محررین کی ضرورت ہے۔ خوش نویس اور حساب میں ہوشیار امیدوار کو ترجیح دی جائے گی۔ تنخواہ تیس روپیہ ماہوار۔ اور جنگ الاونس ۸/۹ دیا جائے گا۔ ایک سال کے بعد کام تسلی بخش ہونے اور کمیشن کا امتحان پاس کرنے پر ۵۰-۲-۳۰ کے گریڈ میں مستقل کیا جائے گا۔ خواہشمند احباب ناظر بیت المال کے نام مقامی پریذیڈنٹ یا امیر کی سفارش کے ساتھ اپنی اپنی درخواستیں جلد بھجوا دیں۔

ناظر بیت المال قادیان دارالامان

ترسیل زر اور انتظامی امور کے متعلق منیجر الفضل کو مخاطب کیا جائے نہ کہ ایڈیٹر کو

ناک اور گلے کی معمولی خرابیوں کے متعلق عام ہدایات

گلے کی عام خرابیاں ۔ ترشی ۔ زیادہ مرچ مصالحہ جات اور گرمیوں میں برف وغیرہ کے استعمال سے ہوتی ہیں ۔ بعض اوقات مسوڑوں کی خرابیوں کی وجہ سے بھی گلا خراب رہتا ہے خصوصاً جبکہ پائیوریا کا مستحکم مرض ہو ۔ کیونکہ ہر وقت پیپ اندر جاتی رہتی ہے ۔ ایسی حالت میں کسی ماہر ڈینٹل سرجن سے علاج کروانا چاہیئے اگر کوئلے کے ساتھ دانت صاف کرتے رہیں تو اس سے بھی بہت فائدہ پہنچتا ہے ۔ کوئلے کو باریک پیس کر اور اس میں پسا ہوا نمک ملاکر کپڑے سے چھان لیں ۔ اور روزانہ صبح و شام اس منجن سے اندر اور باہر دونو طرف سے دانت صاف کریں ۔ سونے سے پہلے دانتوں کو صاف کرنا ضروری ہے ۔ کیونکہ غذا کے جو ٹکڑے منہ کے اندر یا دانتوں کے ساتھ لگے ہوئے ہوتے ہیں ۔ رات کو منہ بند رہنے کی وجہ سے ان میں تعفن پیدا ہو جاتا ہے ۔ اور وہ مسوڑھوں کو خراب کرتے ہیں ۔ کھوکھلے دانتوں کو مصالحہ کے ساتھ بھروا لینا چاہیئے ۔ لیکن اگر بھروائے نہ جا سکتے ہوں ۔ تو نکلوا دینا چاہیئے ۔ ہلتے ہوئے دانتوں کو بھی نکلوا دینا چاہیئے ۔ کیونکہ ان میں سے ہر وقت پیپ اندر جاکر گلے اور معدہ کو خراب کرتی رہتی ہے ۔ اگر منہ کے اندر یا زبان پر زخم ہوں ۔ تو ان کا بھی علاج کروانا چاہیئے ۔ حقہ اور سیگرٹ بھی گلے کو خراب کرتے ہیں ۔ انہیں بھی ترک کر دینا چاہیئے سردیوں میں کھانا کھانے کے بعد خصوصاً جبکہ کھانا مرغن ہو ۔ گرم پانی استعمال کرنا چاہیئے ۔ سردیوں کے موسم میں سرد پانی پینا چاہیئے ۔ اور گرمیوں میں بھی برف استعمال نہیں کرنی چاہیئے ۔ کیونکہ اس کے استعمال سے گلہ خراب ہو جاتا ہے ۔ گلے کی خرابی کے لئے روزانہ دن میں تین بار گرم پانی میں نمک ڈال کر غرارے کرنا نہایت مفید ہوتا ہے ۔ منہ میں زیادہ الائچیاں رکھنے اور پان کے زیادہ استعمال سے بھی گلہ خراب ہو جاتا ہے ۔ بنفشہ اُبال کر چینی یا نمک ملاکر قہوے کی طرح استعمال کرنا بھی گلے کے لئے بہت مفید ہے ۔ رات کو سوتے وقت گھی گرم کرکے اس کے ساتھ گلے پر مالش کروانا چاہیئے ۔ بنفشہ کچھ دیر بھگوکر پھر گھی میں گرم کرکے رات کو گلے پر باندھ لینا چاہیئے ۔ آیوڈیکس (IODEX) جو ایک ولایتی مرہم ہے گلے کے لئے بہت مفید ہے ۔ روزانہ سوتے وقت نکی کے دانے کے برابر مرہم گلے پر لگاکر مالش کرنی چاہیئے ۔ اور مرہم کو جلد میں اچھی طرح جذب کرنا چاہیئے چھوٹے بچوں کے گلے کی خرابیوں کے لئے بھی بہت مفید ہے ۔ اس کے علاوہ کوئی دانہ نکل آئے ۔ کوئی جگہ متورم ہو جائے کسی بچے کو بھڑ یا کوئی اور چیز کاٹ لے ۔ یا مچھر ۔ پسو وغیرہ کے کاٹنے سے جگہ اُبھر آئے ۔ یا جلن کے ساتھ دانہ سا بن جائے تو اس پر اس مرہم کی مالش کرنے سے آرام آجاتا ہے ۔

گرم گرم چیزیں مثلاً چائے کے زیادہ استعمال سے بھی گلہ خراب ہو جاتا ہے گلے کے اندر دو غدود ہوتے ہیں ۔ جن کا نام ٹانسل (Tonsil) ہوتا ہے ۔ اگر یہ خراب ہوں اور ان کی وجہ سے گلے کی خرابی ہو ۔ تو ان کا اپریشن کروانا چاہیئے :۔

جو لوگ بند کمروں میں رہتے ہیں ۔ کمروں کو بہت گرم رکھتے ہیں ۔ ہر وقت سر اور گردن کو لپیٹ کر لفافے کی طرح بنے رہتے ہیں ۔ سردی کے ڈر سے کمروں کے اندر دبکے رہتے ہیں ۔ کافی دن چڑھے باہر نکلتے ہیں نسوار وغیرہ استعمال کرتے ہیں ۔ وہ نزلہ اور زکام کا نمونتاً شکار رہتے ہیں ۔ اور ان کا گلا بھی خراب رہتا ہے ۔ بند اور گرم کمروں سے باہر نکلتے ہی جو سرد ہوا لگتی ہے ۔ اس کے ساتھ فوراً ان میں سے کوئی نہ کوئی تکلیف لاحق ہو جاتی ہے اس لئے ہوادار کمروں میں رہنا چاہیئے ۔ روزانہ صبح سیر کے لئے جانا چاہیئے سیر کے لئے اگر ننگے سر جانے کی عادت ڈالی جائے ۔ تو زیادہ مفید ہے میرا اپنا تجربہ ہے ۔ کہ ننگے سر سیر کرنے سے زکام وغیرہ نہیں ہوتا ۔ برف کے دنوں میں بھی میں سر کو ننگا رکھتا ہوں ۔ میرا گلہ بھی ہمیشہ خراب رہا کرتا تھا ۔ اب میں نے عرصہ تقریباً سات آٹھ سال سے برف ۔ سوڈا ۔ مرچیں مصالحہ جات مٹھائیاں وغیرہ قطعی طور پر چھوڑ دی ہوئی ہیں ۔ سالن میں قطعاً مرچ وغیرہ نہیں ہوتی ۔ چائے بھی اب میں بالکل نہیں پیتا اور میرا گلہ ٹھیک رہتا ہے ۔

معدے کی خرابی کی وجہ سے بھی گلہ بعض اوقات خراب رہتا ہے ۔ اگر اس وجہ سے خراب ہو ۔ تو معدے کا علاج کروانا چاہیئے اور معدہ خراب کرنے والی تمام چیزیں مثلاً مرچ مصالحہ جات ۔ مٹھائیاں ۔ مرغن اغذیہ برف چائے وغیرہ چھوڑ دینی چاہیئے ۔ سیر کی عادت ڈالنی چاہیئے ۔ ورزش کرنا چاہیئے ۔ ادویات کم استعمال کرنی چاہیئیں ۔ کھانا بھوک رکھ کر کھانا چاہیئے ۔ قبض ہو تو دالیں کم اور سبزیاں زیادہ استعمال کرنی چاہیئیں گلے اور ناک کی خرابی کیلئے ۔ یوگ کا ایک طریقہ جو میرا آزمودہ ہے ۔ بہت مفید ہے جو یہ ہے ۔ کہ نمک ملا ہوا گرم پانی منہ میں ڈال کر گلے میں لیجائیں ۔ اور سر ذرا پیچھے لیجاکر جلدی سے آگے کی طرف جھکائیں ۔ اور ساتھ ہی سانس ناک کے راستے خارج کریں ۔ اس …

وصیتیں

نوٹ :۔ وصایا منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں ۔ تاکہ اگر کسی کو کوئی اعتراض ہو تو وہ دفتر کو اطلاع کر دے :۔ (سیکرٹری بہشتی مقبرہ)

۴۸۸۶ منکہ حیات محمد ولد چوہدری نبی بخش صاحب قوم جٹ گھگ پیشہ زمینداری عمر ۴۸ سال بیعت ۱۹۱۲ء ساکن چک ۶۴ علی پور ڈاکخانہ بیہ کی ضلع لاہور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۴۵-۲-۲۳ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں ۔ میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے زمین چاہی و نہری کل تعدادی ساڑھے تیرہ گھماؤں ہے ۔ جس کی تفصیل حسب ذیل ہے ۔ اراضی پونے چھ گھماؤں واقع چک علی پور میں ہے ۔ اور پونے آٹھ گھماؤں واقع موضع بھوئیوال ضلع شیخوپورہ میں بلا شرکت غیری میرے قبضے میں ہے ۔ اور ایک مکان خام ہے ۔ اور اراضی اور مکان دونو کی قیمت اندازاً -/۱۱۳۰۰ کی ہے ۔ اور اس کے علاوہ ایک راس بھینس قیمتی -/۲۰۰ روپیہ کی اور دو راس بیل قیمتی -/۴۰۰ روپیہ کی ہیں ۔ اور اس جائداد پر مبلغ ایک ہزار روپیہ کا قرضہ میرے ذمہ ہے ۔ اور میں بقیہ رقم -/۱۰۹۰۰ روپے کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتا ہوں ۔ نیز میرے مرنے پر اگر کوئی اور جائداد ثابت ہو ۔ تو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی ۔ اور جو جائداد اور پیدا کرونگا ۔ اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہونگا

العبد :۔ حیات محمد ۔ نشان انگوٹھا ۔

گواہ شد :۔ غلام محمد برادر موصی

گواہ شد :۔ چوہدری خورشید احمد انسپکٹر وصایا

۷۷۱۱ منکہ ای ۔ احمد ولد کے ۔ موسان قوم مپلا پیشہ ملازمت عمر ۳۵ سال تاریخ بیعت ۱۹۱۱ء ساکن پینگاڈی ڈاکخانہ Payngadi ضلع Malabar صوبہ مدراس بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۴۴-۱-۹ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں "میری اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے ۔ اس وقت میری ماہوار آمد مبلغ ۱۵ ہے ۔ میں اس کا ۱/۹ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہوں گا ۔ میرے مرنے کے وقت میرا جو متروکہ ثابت ہوگا ۔ اسکے بھی ۱/۹ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی ۔ العبد :۔ ای ۔ احمد

E. Ahmad Ahmadi
Post Payngadi
(N. Malabar)

گواہ شد :۔ ایم ۔ پی ۔ فخر الدین احمدی مالاباری موصی پینگاڈی گواہ شد :۔ محمد احمد مالاباری موصی

۹۱۵۸ منکہ امۃ الرشید زوجہ بنت شیخ محمد عبد اللہ صاحب معرب زوجہ شیخ محمد حنیف صاحب اوورسیر قوم شیخ پیشہ خانہ داری عمر ۱۷ سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ خاص ضلع گورداسپور پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۴۵-۱۲-۳۰ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں ۔

میری جائداد اس وقت ایک عدد طلائی کانٹے وزنی سات ماشے جن کی موجودہ قیمت -/۵۰ روپے کے قریب ہے ۔ اور حق مہر مبلغ -/۷۰۰ روپیہ ہے اس کے ۱/۷ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں ۔ اگر میری وفات پر کوئی اور جائداد ثابت ہو ۔ تو اس پر بھی یہ وصیت ہوگی

العبد :۔ امۃ الرشید فرحت گواہ شد :۔ ڈاکٹر احمد دین کنزی دستدہ گواہ شد :۔ محمد حنیف اوورسیر خاوند موصیہ ۴۵-۱۲-۳۰

ع ۹۱۶۵ - منکہ برکت بی بی زوجہ میاں فقیر احمدؐ صاحب قوم نو مسلم پیشہ خانہ داری عمر ۳۹ سال پیدائشی احمدی ساکن اوچے مانگٹ ڈاکخانہ حافظ آباد ضلع گوجرانوالہ (پنجاب) بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۸/۱۲/۴۲ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ حق مہر مبلغ -/۲۵۰ روپے ہے۔ جو میں نے بصورت زیورات وصول پا لیا ہے۔ کینٹھہ طلائی وزنی ۳½ تولہ ہے۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ آئندہ جو جائیداد پیدا کرونگی۔ اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ میرے مرنے کے بعد جس قدر میری جائیداد ثابت ہو۔ اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ الامۃ برکت بی بی اہلیہ میاں فقیر محمدؐ نو مسلم مانگٹ اوچے گوجرانوالہ۔ گواہ شد میاں فقیر محمدؐ خاوند موصیہ۔ گواہ شد مولوی محمدؐ عبد اللہ مانگٹ اوچے۔ گواہ شد چودھری خورشید احمدؐ انسپکٹر وصایا۔

ع ۹۱۷۵ منکہ جنت بی بی زوجہ مولوی عبد المنان خان صاحب قوم راجپوت پیشہ خانہ داری عمر ۲۶ سال پیدائشی احمدی ساکن کاٹھگڑھ ڈاکخانہ خاص ضلع ہوشیارپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۲ جنوری ۱۹۴۳ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ زیور طلائی وزنی ۴ تولے قیمتی -/۳۲۰ روپے ہے۔ مہر بذمہ خاوند -/۱۰۰۰ روپے۔ کل -/۱۳۲۰ روپے ہیں۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ نیز آئندہ جو جائیداد پیدا کروں گی۔ یا میرے مرنے پر ثابت ہو۔ اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ الامۃ جنت بی بی۔ گواہ شد عبد المومن خان کاٹھگڑھ۔ گواہ شد عبد الرحمٰن خان مولوی فاضل گواہ شد عبد المنان خان خاوند موصیہ مذکور۔ گواہ شد چودھری عبد الحلیم خان پسر موصیہ

مرہم عیسیٰ

بزرگ نبی حضرت مسیح ناصری علیہ السلام کا معجزہ ہے۔ جو پھوڑے پھنسی گنج۔ خارش۔ بواسیر۔ ناسور۔ کاربنکل۔ خنازیر طاعون۔ گندے اور خبیث زخموں اور عورتوں کی خطرناک بیماریوں۔ سرطان رحم قروح رحم شقاق رحم وغیرہ کے لئے باذن اللہ لاثانی علاج ہے۔ قیمت فی ڈبیہ خورد ۸/ متوسط ۱۲/ کلاں ۱/۴ علاوہ محصولڈاک

مینیجر شاخ دواخانہ مرہم عیسیٰ محلہ دارالعلوم قادیان طلب کریں

محافظ دندان۔ منجن لاجواب

جس کا جز دو سو پچاس (۲۵۰) روپے سیر کا عقرقرحا اصلی مصطگی رومی وغیرہ بیش قیمت اجزاء ڈالے ہیں۔ فی شیشی ۸/

مینیجر طبیہ عجائب گھر قادیان

سرمہ اکسیر البصر

پیدائشی نقص یا پرانے موتیا بند کے سوا سوائے جس میں کہ نظر بند ہوگئی ہو۔ یہ سرمہ باقی تمام امراض کے لئے بے حد مفید و بے نظیر ہے۔ قیمت فی تولہ -/۸/۲ روپیہ علاوہ محصولڈاک

حمید فارمیسی قادیان

حب اٹھرا رجسٹرڈ

جو مستورات اسقاط کی مرض میں مبتلا ہوں۔ یا جن کے بچے چھوٹی عمر میں فوت ہو جاتے ہوں۔ ان کے لئے حب اٹھرا رجسٹرڈ نعمت غیر مترقبہ ہے۔ حکیم نظام جان شاگرد حضرت مولوی نور الدین خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ شاہی طبیب سرکار جموں و کشمیر نے آپ کا تجویز فرمودہ نسخہ تیار کیا ہے۔ حب اٹھرا کے استعمال سے بچے ذہین۔ خوبصورت تندرست اور اٹھرا کے اثرات سے محفوظ پیدا ہوتے ہیں۔ اٹھرا کے مریضوں کو اس دوا کے استعمال میں دیر کرنا گناہ ہے۔ قیمت فی تولہ ۱/۸ مکمل خوراک گیارہ تولہ ایک دم منگوانے پر بارہ روپے۔

حکیم نظام جان شاگرد حضرت مولانا نور الدین خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ دواخانہ معین قادیان

اعلان نکاح

حکیم صوفی سید فیاض حسین صاحب ڈی۔ آئی ایم۔ ایس علیگ ولد سید سرفراز حسین صاحب کا نکاح بعوض پانصد روپیہ مہر انوار بیگم صاحبہ بنت حکیم سید مہر علی شاہ صاحب مہاجر قادیان کے ساتھ حضرت مفتی محمدؐ صادق صاحب نے بتاریخ ۳/۱۰/۴۲ء پڑھا احباب اس رشتہ کے بابرکت ہونے کے لئے دعا فرمائیں۔ خاکسار کاظم احمد

اعلان نکاح

چودھری محمدؐ شریف ولد چودھری اللہ دتہ چک ۸۰ تحصیل ننکانہ صاحب ضلع شیخوپورہ کا نکاح مسماۃ رابعہ بیگم دختر چودھری کرم الٰہی صاحب مرحوم ساکن کرم پورہ تحصیل ننکانہ صاحب ضلع شیخوپورہ ایک ہزار روپیہ حق مہر پر مولوی سید محمدؐ سرور شاہ صاحب نے مسجد مبارک قادیان میں مورخہ ۱۱/۳/۴۳ء بوقت نماز ظہر پڑھا۔ فقط سردار احمدؐ۔

زدجام عشق

اس کے بڑے اجزاء مشک تاتار۔ ایرانی مونگرا زعفران۔ سنکھیا کا تیل۔ اور کشتہ شنگرف تو پہلے ہی بہت قیمتی تھے۔ مگر جنگ کے باعث اور زیادہ گراں ہوگئے۔ اور دارچینی تو بالکل ناپید ہوگئی ہے۔ اگر ملتی ہے۔ تو مختلف دکانوں سے اکثر دکاندار دارچینی کی بجائے تج بیچ رہے ہیں جو لیسدار اور پھیکی ہوتی ہے۔ وہ اگرچہ ارزاں ہے۔ مگر بے فائدہ۔ عقرقرحا منڈی میں دو سو پچاس روپیہ سیر ہے۔ اور جائفل ساٹھ روپیہ سیر ہے۔ اسی طرح دوسری ادویہ سخت گراں ہیں۔ اب خود غور فرمائیں۔ کہ یہ گولیاں صحیح اجزاء سے تیار کی جائیں۔ تو کس قدر دی جا سکتی ہیں۔ تاہم پہلے عمر کی ۱۲ دی جاتی تھیں۔ جو مقدار میں چھوٹی تھیں۔ اور اب ایک روپیہ کی پانچ گولیاں دی جاتی ہیں۔ مگر بڑی بڑی کل ان کی کل مقدار میں کوئی فرق نہیں پڑا۔ اگر ان سب باتوں کے باوجود آپ صحیح دوائی نہ خرید فرماویں۔ تو آپ کی مرضی قیمت ایک روپیہ کی پانچ گولیاں۔

[illegible]

شباکن

ملیریا کی کامیاب دوا ہے

کونین کے اثرات بد کا شکار ہوئے بغیر اگر آپ اپنے یا اپنے عزیزوں کا بخار اتارنا چاہیں۔ تو شباکن استعمال کریں۔ قیمت یکصد قرص ۸/ پچاس قرص ۱۲ آنے

ملنے کا پتہ

دواخانہ خدمت خلق قادیان

انگریزی تبلیغی لٹریچر

- اسلامی اصول کی فلاسفی مجلد — ۱-۲-۰
- پیارے امام کی پیاری باتیں — ۱-۰-۰
- نماز مترجم با تصویر — ۰-۴-۰
- سرور انبیا صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے بے نظیر کارنامے — ۰-۴-۰
- دنیا کا آئندہ مذہب — ۰-۴-۰
- آسمانی پیغام — ۰-۴-۰
- پیغام صلح و دیگر مضامین — ۰-۴-۰
- دونوں جہان میں فلاح پانے کی راہ — ۰-۴-۰
- نظام نو دوسرا ایڈیشن مزید اضافے کے ساتھ — ۰-۴-۰
- تمام جہان کو چیلنج مع ایک لاکھ روپے کے انعامات — ۰-۲-۰

جملہ دس کتابوں کا سٹ معہ ڈاک خرچ تین روپے میں پہنچا دیا جائے گا۔

عبد اللہ الہ دین سکندرآباد دکن

پاگل پن کی دوا

وہ لوگ جو پاگل ہوگئے ہوں۔ اور دماغ بالکل خراب ہو گیا ہو۔ یہاں تک کہ زنجیروں میں جکڑے ہوئے ہوں۔ ہر چیز پھینکتے ہوں۔ تو ان کا علاج کیا ہوتا ہے۔ کہ وہ پاگل خانہ میں بند کر دیئے جاتے ہیں۔ اور صدہا علاج کرنے سے بھی برسوں اچھے نہیں ہوتے۔ ان کے والدین پاگل کی وجہ سے رنجیدہ خاطر رہتے ہوں۔ میں بہت زور کے ساتھ آپ کو مطلع کرتا ہوں۔ کہ آپ فوراً یہ دوا منگا کر استعمال کرا دیں۔ قطعی پندرہ روز میں صحت کامل ہو جائیگی قیمت دس روپیہ۔ نوٹ:۔ میں خدا کو حاضر ناظر جان کر لکھتا ہوں۔ کہ یہ دوا حکمیہ فائدہ کرتی ہے۔

مولوی حکیم ثابت علی [illegible] لکھنؤ

تازہ اور ضروری خبروں کا خلاصہ

نیویارک ۱۲ مارچ - امریکن سینٹ کے ایک ممبر مسٹر ٹیلر نے کہا کہ مسٹر چرچل نے برطانیہ اور امریکہ کے اتحاد کی جو تجویز پیش کی ہے - وہ روس کے خلاف اعلان جنگ کے مترادف ہے مسٹر چرچل کی تقریر سے دنیا کے امن کو خطرہ پیدا ہوگیا ہے - مسٹر چرچل اپنی کھوئی ہوئی شہرت دوبارہ حاصل کرنا چاہتے ہیں -

لنڈن ۱۳ مارچ - انڈین فوڈ ڈیلیگیشن کے لیڈر سر راما سوامی مدلیار نے برطانوی گورنمنٹ کو صاف الفاظ میں بتا دیا ہے - کہ اگر خوراک کے معاملہ میں جاپانیوں اور دوسرے ممالک کے ساتھ ترجیحی سلوک کیا گیا - اور ہندوستانیوں کو بھوک سے مرنے دیا گیا - تو حکومت ہند سیاسی نتائج کی ذمہ دار نہ ہوگی -

طہران ۱۳ مارچ - آج روسی فوجیں شمالی ایران سے جنوب میں سرحد ترکی و عراق کی طرف پیشقدمی کر رہی ہیں - روس کی فوجی اور بکتر گاڑیاں کرج میں داخل ہوگئیں - جو طہران سے بیس میل کے فاصلہ پر واقعہ ہے -

پشاور ۱۳ مارچ - پیر عبد اللطیف ایم - ایل اے نے سرحد اسمبلی میں اس مضمون کی قرارداد پیش کرنے کا نوٹس دیا ہے - کہ حکومت صوبہ سرحد میں قانون انسداد مسکرات نافذ کر دے - اور دوائی اغراض کے سوا تمام منشی اشیاء کی فروخت ممنوع قرار دی جائے -

لاہور ۱۳ مارچ لارڈ لارنس وزیر ہند نے کل دارالامراء میں ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے کہا کہ برطانوی گورنمنٹ وزارتی کمیشن کو جو ہدایات جاری کرے گی - انہیں شائع نہ کیا جائے گا - ایک اور سوال کے جواب میں وزیر ہند نے کہا کہ وفد کی ہندوستانی لیڈروں سے گفت و شنید کی روشنی میں کرپس سکیم کے بنیادی اصول میں ترمیم ہو سکتی ہے -

کیپ ٹاؤن ۱۳ مارچ - آج جنوبی افریقہ کی یونین میں وزیر اعظم جنرل سمٹس نے ایک بیان دیتے ہوئے کہا - کہ یونین گورنمنٹ کو اس بات کا افسوس ہے - کہ حکومت ہند نے اس کے ساتھ اپنا تجارتی معاہدہ منسوخ کرنے کا فیصلہ کر لیا ہے - لیکن اس بات کی کوئی وجہ نہیں - کہ جنوبی افریقہ گورنمنٹ ہندوستان کے متعلق اپنے پروگرام میں تبدیلی کرے - یکم مارچ والا بل پارلیمنٹ میں ضرور پیش کر دیا جائے گا -

ماسکو ۱۳ مارچ - روس کی نئی سوویٹ سپریم کونسل کا اجلاس آج کریملن میں شروع ہوگیا - روس کے ایک بڑے جرنیل نے سپریم کونسل پر تقریر کرتے ہوئے اس بات پر زور دیا - کہ جب تک روس اپنی فوجی طاقت میں اضافہ نہیں کرے گا - اس وقت تک ناممکن ہے کہ ہم اپنی پُرامن سرگرمیاں جاری رکھ سکیں -

واشنگٹن ۱۲ مارچ - فوڈ بورڈ کے سامنے برطانوی فوڈ منسٹر سر بین سمتھ نے برطانوی گورنمنٹ کی طرف دنیا میں خوراک کی قلت اور قحط کے خطرہ کے پیش نظر یہ خیال ظاہر کیا ہے - کہ برطانوی گورنمنٹ کی رائے میں اگر دنیا میں انسانی زندگی کو بچانے کے لئے کافی خوراک نہیں تھی - تو اتحادیوں کی زندگی بچانے کے لئے اتحادیوں کے دونوں دشمنوں جرمنی اور جاپان کو قحط سے مرنے دیا جائے - اور انہیں کسی قسم کی امداد نہ دی جائے -

پٹنہ ۱۲ مارچ - ہندوستانی قومی فوج کے جو جوان رہائی حاصل کر رہے ہیں - ان سے منظم طریق پر خدمت لینے کا معاملہ کانگرسی راہنماؤں کے زیر غور ہے - ان جوانوں کو ملک کے طول و عرض میں پھیلا دیا جائے گا - اور ان سے کانگرسی رضاکاروں کو فوجی ڈسپلن سکھانے کی خدمت لی جائے گی -

لنڈن ۱۲ مارچ جنرل فرانکو سوئٹزرلینڈ سے سامان حرب خرید رہا ہے - اس سامان کو اٹلی کے راستے سے ہسپانیہ پہونچا دیا جائے گا -

نئی دہلی ۱۳ مارچ - کورٹ مارشل نے آزاد ہند فوج کے صوبیدار شنگھارا سنگھ اور جمعدار فتح خان کو سزائے موت کا حکم سنایا تھا کمانڈر انچیف نے سزائے موت کو عمر قید (۱۴ سال قید با مشقت) میں تبدیل کر دیا - ملزمان پر قتل تشدد اور ملک معظم کے خلاف جنگ کرنے کے الزامات تھے - کمانڈر انچیف نے فوج سے خارج کرنے اور ان کی تنخواہیں ضبط کرنے کے احکام بحال رکھے -

بٹاویہ ۱۲ مارچ - آج بٹاویہ میں ڈچ اور انڈونیشی نمائندوں کے مابین مذاکرات شروع ہوگئے ہیں - یہ مذاکرات برطانوی سفیر متعینہ انڈونیشیا کے مکان پر شروع ہوئے ہیں -

طہران ۱۳ مارچ وزیر اعظم ایران ایم قوام السلطنت نے ماسکو سے واپسی کے بعد یہ اعلان کیا ہے - کہ ماسکو میں انہوں نے ایران سے روسی فوجوں کے اخراج کا مطالبہ کیا - چنانچہ انہوں نے مارشل سٹالن کو بھی اپنی حکومت کا احتجاج پہونچا دیا - مگر روسی حکومت سے کوئی سمجھوتہ نہیں ہو سکا -

لاہور ۱۳ مارچ - پنجاب کی نئی وزارت نے آج سے باقاعدہ کام شروع کر دیا ہے - ملک سر خضر حیات خاں ٹوانہ وزیر اعظم پنجاب حسب سابق محکمہ عدل و انصاف کے انچارج ہیں اور سردار بلدیو سنگھ نے کچھ ترقیات کا محکمہ بنا اپنا ہی پسند کیا ہے - نواب سر مظفر علی خاں قزلباش کو ریونیو کا محکمہ دیا گیا ہے - اور لالہ بھیم سین سچر نے سر منوہر لال کا محکمہ سنبھالا ہے

بمبئی ۱۳ مارچ - برطانوی کابینہ کے وفد اور ہندوستان کی سیاسی جماعتوں کے نمائندگان کے درمیان مذاکرات کے لئے شملہ کو منتخب کیا جائے گا -

لاہور ۱۳ مارچ - آج گورنر پنجاب نے ایک ریڈیائی تقریر میں اہل پنجاب سے اپیل کی - کہ حتے الامکان کفایت کر کے فالتو غلہ ہندوستان کے دیگر صوبوں کو مہیا کریں - آپ نے کہا کہ غلہ کی ذخیرہ اندوزی بیحد مذموم اور قابل نفرت حرکت ہے - پنجاب میں قحط کا کوئی امکان نہیں - عوام کو مطمئن رہنا چاہیئے -

واشنگٹن ۱۳ مارچ امریکہ میں روس اور امریکہ کے سیاسی تعلقات کے متعلق بے چینی پائی جاتی ہے - یالٹا کانفرنس کے بعد روس کے طرز عمل کی وجہ سے امریکہ کی وقعت دیگر ممالک میں کم ہوگئی ہے - جس پر حکومت اور عوام دونوں مضطرب ہیں -

لنڈن ۱۳ مارچ - سر آکنلک کمانڈر انچیف آج لنڈن پہنچ جائیں گے - آپ برطانوی وزراء سے ہندوستان کے آزاد کرنے کے بعد ملک کے دفاعی معاملات کے متعلق تبادلہ افکار کریں گے

لاہور ۱۳ مارچ مسٹر روناسف علی ۲۳ مارچ کو لاہور آ رہی ہیں - آپ پیور ہتھلہ ہاؤس میں ایک تقریر کریں گی -

بمبئی ۱۳ مارچ - پنڈت نہرو ۱۷ مارچ کو ملایا روانہ ہو جائیں گے -

ماسکو ۱۳ مارچ - اخبار "اذویستیا" نے ایک مضمون میں لکھا ہے - کہ روس دنیا پر اقتدار حاصل کرنے کی کوشش نہیں کر رہا - لیکن روس نے فیصلہ کیا ہے - کہ وہ اپنی تمام سرحدوں کی حفاظت کرے - اب روس کسی قسم کی دھمکی کے سامنے سر نہیں جھکائے گا -

لنڈن ۱۳ مارچ لارڈ چانسلر لارڈ جووٹ نے اعلان کیا - کہ برطانیہ کی لیبر حکومت برطانیہ میں فاشی سرگرمیاں از سر نو پیدا ہو جانے کو بہت غور سے دیکھ رہی ہے -

کراچی ۱۳ مارچ - کراچی میونسپل کارپوریشن کے ایک ممبر نے ایک بیان میں کہا - کہ وہ مسٹر جی - ایم سید کے مکان کے سامنے بھوک ہڑتال شروع کر دیں گے - اس کا مطالبہ یہ ہے کہ وہ مسلم لیگ وزارت کو توڑنے کی کوشش ختم کر دیں -

لاہور ۱۳ مارچ ٹیکنیکل سکیم کی رفتار ترقی سے متعلق ۲۶ نومبر ۱۹۴۶ء تک اعداد و شمار مرتب ہو چکے ہیں - ان سے ظاہر ہوتا ہے - کہ اس صوبہ نے سکیم کے آغاز سے لے کر اب تک بری فوج - بحری فوج - سول پاور فورسس ہوائی اور سول کارخانوں میں ملازمت کے لئے ۱۹۹۸۸ کاریگر مہیا کئے - اس وقت ۱۰۸۲ امیدوار پنجاب کے مختلف مراکز میں تربیت پا رہے ہیں -

لاہور ۱۳ مارچ سینئر سپرنٹنڈنٹ پولیس امرتسر نے ایک خطرناک ڈاکو مسمی گنگو کی گرفتاری کے لئے ۱۰۰۰ روپیہ انعام مقرر کیا ہے - مفرور کے خلاف یہ الزام ہے - کہ اُسے ۲۰ سال قید کی سزا ہوئی تھی مگر وہ دو ساتھیوں کے ہمراہ اسلحہ لے کر جیل سے فرار ہوگیا - اور اس کے بعد اس نے چھ ڈاکے ڈالے اور ۲۰ قتل کئے -

پٹنہ ۱۴ مارچ - بہار اسمبلی میں ۱۵۲ کے ایوان میں کانگرس کو بھاری اکثریت حاصل ہو چکی ہے اس وقت تک اس کے ۹۲ ممبر کامیاب ہو گئے اور ۲۰ لیگ کے -

واشنگٹن ۱۴ مارچ - یہاں فوڈ بورڈ نے فیصلہ کیا ہے کہ جب تک ہندوستان کی ضروریات پوری نہ ہوں - اسے امریکہ سے اناج مغربی ممالک کو نہ بھیجا جائے -

دہلی ۱۴ مارچ - چھٹی فوجی عدالت نے حوالدار جسونت سنگھ کے چالان چلن مانگے ہیں - جس سے معلوم ہوتا ہے کہ ان پر فرد جرم لگایا گیا ہے - آزاد ہند فوج کے پانچ اور ملزموں کے خلاف بہت جلد مقدمہ چلایا جائے گا - جن میں کرنل سہگل بھی شامل ہیں -